نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۲۸

شرح چندہ
سالانہ 100 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

محمد نسیم خان

۲۴ صفر ۱۴۱۷ ہجری ٭ ۱۱ وفا ۱۳۷۵ ہش ٭ ۱۱ جولائی ۱۹۹۶ عیسوی

1504. Engr. M.Salam E.E.,
Power System Planning
Directorate
H.P.S.E.B. Vidyut Bhawan
SHIMLA - 171 004 (H.P.)

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۱۰ جولائی (ایم۔ٹی۔اے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینیڈا و امریکہ کے سفر سے بخیر و عافیت تشریف لے آئے ہیں الحمد للہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کی آمد آمد ہے احباب کرام اس عظیم رُوحانی اجتماع کی کامیابی کے لئے دُعا کرتے رہیں۔ چونکہ اس جلسہ پر حضور انور کی مصروفیات پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں اور خصوصی حفاظت کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَمَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَبَارِکْ فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ (آمین)

ہم اپنے مُخالفوں کی مُخالفت کی کیا پروا کریں!

اِرشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

مُخالفوں کی خطرناک فحش تحریروں پر فرمایا:۔

"ہمارے اور ان کے دِل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ خدا تعالیٰ نیتوں کو خوب جانتا ہے اور ان افعال کو جو ہم کر رہے ہیں دیکھتا ہے وُہ خود فیصلہ کرے گا اور سچائی پر اپنی مہر کرے گا ہم کو تو یہ تعجب آتا ہے کہ اگر یہ لوگ تقویٰ اور خداترسی سے کام لیتے تو خوف کے محل اور مقام سے ڈر جاتے اور مخالفت میں اس قدر زبان درازی نہ کرتے وہ دیکھتے کہ کیا وہ وقت نہیں آیا کہ مسیح موعود نازل ہو؟ کیا صلیب کا غلبہ نہیں؟ کیا اسلام کی توہین اور تضحیک نہیں کی جاتی؟ وہ دیکھتے کہ صدی میں سے اُنیس سال گزر گئے اور کوئی مدّعی کھڑا نہ ہُوا جو درماندہ اسلام کی حمایت کے لئے میدان میں آتا۔

پھر ضرورت اور وقت پر ہی اپنی نگاہ محدود نہ کرتے اگر وہ غور کرتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ آسمان نے صاف شہادت دے دی اور کسوف خسوف ظاہر ہو گیا جو عظیم الشان نشان مقرر ہو چکا تھا۔ تائیدی نشانوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے وہ اسے دیکھتے اور سلسلہ کی ترقیات پر غور کرتے اور سوچتے کہ کیا مُفتری اسی طرح ترقی کیا کرتے ہیں؟

ان سب اُمور پر یکجائی نظر کے بعد تقویٰ کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس قدر بیّن شواہد ہوتے ہوئے بھی اگر ان کی نگاہ تاریک تھی تو وہ خاموش ہو جاتے اور صبر سے انتظار کرتے کہ انجام کیا ہوتا ہے، مگر یہاں تو شورِ عظیم میری مخالفت میں برپا کیا گیا اور گندی گالیاں دی گئیں جن کی نظیر پہلے مخالفوں میں بھی پائی نہیں جاتی۔

حُجَجُ الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان صاحب نے لکھا ہے کہ آیات پوری ہو گئی ہیں اور پھر اپنی اولاد کو سلام کی وصیّت کرتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو خود بھی ان مخالفت کرنے والوں ہی کے ہمراہ ہوتے۔ یہ لوگ کب ماننے والے ہوتے ہیں جب تک وہی نظارہ آنکھوں سے نہ دیکھ لیں جو خیالی طور پر دل میں فرض کر رکھا ہے یہ لوگ جو کچھ ان سے بن پڑتا ہے میری مخالفت میں کریں مجھے ذرا بھی پروا نہیں کیونکہ یہ میرا مقابلہ نہیں یہ تو خدا سے مقابلہ کیا جاتا ہے اگر میری اپنی مرضی پر ہوتا تو میں تخلیہ کو بہت پسند کرتا تھا مگر میں کیا کر سکتا تھا جبکہ خدا تعالیٰ نے ہی ایسا پسند کیا۔ یہ مقابلہ کریں مگر دیکھ لیں گے کہ خدا کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کر سکتا وہ ایک طرفۃ العین میں سالہاسال کی کارروائی کو ملیامیٹ کر دیتا ہے اس لئے ہمیں خوشی ہے کہ ان کی مخالفت سے ذرا بھی رنج نہیں ہوتا کیونکہ ہمارا خدا ایسا خدا ہے جو ساری خوبیوں سے متّصف ہے۔ جیسا کہ الحمد للّٰہ میں ہم کو پہلے ہی بتایا گیا ہے۔ پھر چوں خدا داری چہ غم داری ہمیں ان کی مخالفت کا کیا فکر؟

... جب انبیاء اور رُسل آتے ہیں وہ ایک وقت تک صبر کرتے ہیں اور مخالفوں کی مخالفت جب انتہا تک پہنچ جاتی ہے تو ایک وقت توجہ تام سے انتبال علی اللہ کر کے فیصلہ چاہتے ہیں اور پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ... پس ہم اپنے مخالفوں کی مخالفت کی کیا پروا کریں۔ یہ مخالف نوبت بہ نوبت اپنے فرضِ منصبی کو سرانجام دیتے ہیں ابتداء ان کی ہوتی ہے اور انجام متقیوں کا۔" (ملفوظات جلد ۳ مطبوعہ لنڈن صفحہ ۲۱۳-۲۱۵)

یاد رکھیں کہ مذہب لوگوں کے طرزِ عمل میں اسی وقت تبدیلی پیدا کرتا ہے جب لوگوں کا دل اور دماغ دونوں اس مذہب پر ایمان رکھتے ہوں۔

مشرقی اور مغربی تمام ممالک کے احمدی خلافت کے تحت اکٹھے ہیں، اسے پہچانو، اگر نہیں پہچانو گے تو میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حکم کو نظر انداز کرنے کے مرتکب ہو رہے ہونگے

ایم ٹی اے کے ذریعہ زبانیں سکھانے کے پروگراموں کی تیاری اور مختلف زبانوں میں تراجم کے متعلق تفصیلی ہدایات

(حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے دورہ جرمنی کے دوران غیر معمولی دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

(تیسری قسط)

[جرمنی]: سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ جرمنی غیر معمولی دینی مصروفیات سے معمور ہے اور احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کے بابرکت قیام سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر رہے ہیں۔ ۲۰ مئی کو حضور ایدہ اللہ نے صبح نو بجے سے دوپہر قریباً ایک بجے تک ۵۷ خاندانوں کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ اسی شام چار بجے ہمبرگ سے Hildesheim کے لئے روانگی ہوئی جہاں بوزنین والبانین افراد کے ساتھ ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ قریباً ساڑھے چھ بجے تلاوت قرآن کریم سے اس مجلس کا آغاز ہوا پھر اس کا بوزنین والبانین میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اور دو خواتین نے ایک نعتیہ ترانہ بوزنین والبانین میں پڑھا۔ بعدازاں سوال و جواب کے سلسلہ کا آغاز ہوا۔

اس سوال کے جواب میں کہ لوائے احمدیت کا رنگ سیاہ اور سفید کیوں ہے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جھنڈے کا رنگ بھی سیاہ تھا اور سفید جھنڈا مسلمان امن کی علامت کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ ہم نے دونوں رنگ استعمال کئے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ ایک سائنسی حقیقت ہے کہ سیاہ رنگ کی اشیاء روشنی کے تمام رنگوں کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں اس طرح یہ خدا کے نور کو مکمل طور پر اپنے اندر جذب کرنے کی ایک علامت، ایک سمبل (Symbol) ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ دنیا کے لوگ مذہب میں کیوں دلچسپی نہیں رکھتے اور ہم انہیں مذہب کی طرف کس طرح مائل کر سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سوال کا جواب مختصر الفاظ میں نہیں دیا جا سکتا کیونکہ وہ وجوہات جن کی بناء پر لوگ مذہب سے دور ہوئے اور وہ اسباب جن کی وجہ سے وہ مذہب سے بددل ہوئے ان سب کا ذکر ایک لمبے جواب کا مقتضی ہے۔ مختصراً حضور نے فرمایا کہ ایک طرف وہ لوگ تھے جو بعض مذہبی عقائد پر بغیر عقل و حکمت کے، بغیر سمجھے بوجھے اندھا دھند عمل کرتے تھے۔ دوسری طرف جو روشن دماغ اور تعلیم یافتہ تھے وہ جب عقل کی کسوٹی پر ان عقائد کو

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

۱۱ر وفا ۱۳۷۵ ہش

سلسلہ

دیوبندی چالوں سے بچیئے!

(۵)

(۳) کتابچہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے بر می کہاں ہیں" میں یہ جھوٹ بھی لکھا ہے کہ قادیانیوں کا درود مسلمانوں کے مروّجہ درود سے الگ ہے۔ اس موقع پر ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر وہ درود لکھتے ہیں جو احمدی لوگ اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں۔

وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس درود شریف کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

"درود شریف کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں جذب ہوجاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہوجاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

"درود شریف کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دیتا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (اخبار الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء صـ)

یہ تو ہے بانی جماعت احمدیہ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم لیکن دیوبندی جو عشق رسول کے دعویدار ہیں ان کے عشق رسول کی حقیقت سُنیئے۔

دیوبندیوں کے نزدیک تو مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب بانیٔ اسلام کے ثانی تھے گویا اس طرح رشید صاحب گنگوہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر لا کھڑا کیا ہے شیخ الہند مولانا محمود الحسن مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات پر ان کا مرثیہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

زباں پر اہل اہواء کی ہے کیوں اُعلُ ھبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

(مرثیہ بر وفات رشید گنگوہی صاحب از مولانا محمود الحسن دیوبندی مطبع بلالی ساڈھورہ ضلع انبالہ)

یہ ہے دیوبندی کا عشق رسول کہ رشید گنگوہی صاحب کو "بانیٔ اسلام کا ثانی" کہتے ہیں۔
اسی طرح شیخ محمود الحسن صاحب اسی مرثیہ میں مزید لکھتے ہیں کہ

وفات سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیر ہستی محبوب سبحانی

(مرثیہ صـ۱۵ بر وفات رشید صاحب گنگوہی از محمود الحسن دیوبندی مطبع بلالی ساڈھورہ)

مذکورہ شعر میں مولوی رشید صاحب گنگوہی کی وفات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات قرار دیا گیا ہے۔ اور صاف لکھا ہے کہ مولوی رشید صاحب گنگوہی کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا نقشہ کھینچتی ہے گویا رشید صاحب گنگوہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے اور اس وقت موجود ان کے ساتھی رشید صاحب گنگوہی کے صحابہ ہو گئے اسی لیے محمود الحسن صاحب گنگوہ کو کعبہ سے بھی افضل سمجھتے ہیں۔ لکھتے ہیں ؎

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوقِ عرفانی (مرثیہ صـ۱۳)

یہ الفاظ نہایت خطرناک ہیں کعبہ کی اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے جو دیوبندیوں کے نہایت محترم بزرگ نے بہت جوش سے بیان کئے ہیں۔ حالانکہ سب دنیا کے مسلمان جانتے ہیں کہ مکّہ سے تمام دنیا کی بستیاں برکتیں حاصل کرتی ہیں کیونکہ مکّہ کی وہ مقدس بستی ہے جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو چوما کرتی تھی۔ مذکورہ دیوبندی مولانا کے نزدیک اہل ایمان کو اس وقت تک چین نہیں آسکتا جب تک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ نہ پوچھ لیں گویا اصل قبلہ تو گنگوہ ہے جس کی طرف مکہ اور بیت اللہ کو بھی جانے کا رستہ پوچھنا چاہیئے۔

دیوبندی بزرگ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔
"یہ فقیر جہاں رہے گا وہیں مکّہ اور مدینہ اور روضہ ہے۔"
(خیر الافادات ملفوظات مولانا اشرف علی تھانوی ناشر ادارہ اسلامیات لاہور اگست ۱۹۸۳ء)

واہ رے دیوبندیو! تمہارے عشق رسول کے دعوے! تم نے عشق رسول کے ساتھ ساتھ مکّہ مدینہ اور روضہ مبارک سے بھی خوب عشق کیا ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہاں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق جوان عشاق رسول سے پوچھیں کہ عشق محمد کے نام پر تم نے کیسے کیسے گل کھلائے ہیں۔ اور تمہیں پوچھنے والا کوئی نہیں اور اس پر بھی تم عشق رسول کا دم بھرتے ہو دراصل انہی باتوں کو عام مسلمان بھائیوں سے چھپانے کے لئے یہ لوگ خود کو تو عشاقِ رسول اور دوسروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے بتاتے ہیں۔

(۴)

ایک اعتراض مذکورہ کتابچہ میں یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ:۔

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی اشاعت پوری طرح نہیں ہوسکی میں نے اس کو پورا کیا ہے۔" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ صـ۱۶۴ مرزا قادیان)

اس حوالہ کو بھی اس کے سیاق و سباق سے الگ کرکے توڑ مروڑ کر دیوبندی عادت کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ اصل میں دیوبندیوں کی رگ رگ میں اپنے روحانی امام کی یہ نصیحت اتنی رچ بس گئی ہے کہ احیاء حق کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے کہ اس نصیحت کے بعد وہ ہر طرح کا جھوٹ بولنے دھوکہ اور فریب دینے کے لئے ہر وقت تیار بیٹھے رہتے ہیں ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل عبارت پیش کرکے فیصلہ اپنے محترم قارئین کی خدمت میں چھوڑتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا اسی لئے قرآن شریف کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمدِ ثانی کا وعدہ دیا گیا ہے اس وعدہ کی ضرورت اسی وجہ سے پیدا ہوئی کہ تا دوسرا فرض منصبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی تکمیل اشاعت ہدایت جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہیئے تھا اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا سو اس فرض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد ثانی سے جو بروزی رنگ میں تھی ایسے زمانہ میں پورا کیا جبکہ زمین کی تمام قوموں تک اسلام پہنچانے کے لئے وسائل پیدا ہو گئے تھے۔"[1] (تحفہ گولڑویہ صـ۱۷۷ روحانی خزائن جلد ۱۷ صـ۲۶۳)

اصل حقیقت پیش کرنے کے بعد اب ہم عرض کرتے ہیں کہ دیوبندی نے یہ اعتراض تو کر دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی اشاعت مکمل نہیں ہوئی لیکن وہ اپنے پیرو مرشد مولوی رشید صاحب گنگوہی کی یہ عبارت کیسے بھول گئے جس میں گنگوہی صاحب لکھتے ہیں کہ حق صرف وہی ہے جو گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے اور نجات اس دور میں صرف گنگوہی کی پیروی سے مل سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عبارت میں وہ قطعی ذکر نہیں کرتے۔ چنانچہ ہم وہ عبارت ذیل میں درج کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:۔

"سُن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر"
(تذکرۃ الرشید جلد ۲ صـ۱۷ مؤلفہ عاشق الٰہی میرٹھی)

لیجیئے مع حوالہ مکمل عبارت پیش ہے انصاف پسند اب خود ہی غور فرمائیں کہ کیا اس زمانہ میں نجات مولوی رشید صاحب گنگوہی کی پیروی سے ملتی ہے یا اب بھی نجات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی لازم ہے۔ کیا یہ دیوبندیوں کی سراسر توہینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے اس کے مقابل میں سنیئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کیا فرماتے ہیں:

(باقی صـ۸ پر)

حاشیہ [1]۔ جیسا کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے آج دنیا کے کونے کونے میں امام مہدی علیہ السلام کی جماعت تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

حاشیہ [1]۔ اس مرثیہ کی فوٹو کاپی مع ٹائیٹل پیج صـ۱۱ کالم ۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

ہم نے اپنے معاشرے اور اپنی تہذیب کو اور تمام دنیا کی جماعتوں کو جھوٹ سے پاک کرنا ہے اور جھوٹ سے پاک کرنے کی مہم جاری ہونی چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳ مئی ۱۹۹۶ء مطابق ۳ ہجرت ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝٢٩

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝٣٠

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝٣١

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝٣٢

(سورۃ الحج: ۲۹ تا ۳۲)

ابھی حج کو یا عید کو جو حج کے ساتھ آتی ہے گزرے ہوئے چند دن ہی ہوئے ہیں اور حج ہی کا مہینہ چل رہا ہے۔ آج کے خطبے کے لئے میں نے انہی آیات سے مضمون کو ترتیب دی ہے جو حج سے تعلق رکھتی ہیں۔ میرے ذہن میں ایم ٹی اے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی ذمہ داریوں کا مضمون تھا اور ایک خاص پہلو کی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا جب اس تعلق میں قرآنی آیات پر نظر ڈالی تو یہی وہ آیات تھیں جو اس مضمون سے گہرا تعلق رکھتی ہیں اور کئی طرح سے تعلق رکھتی ہیں، ایک ہی نہیں بلکہ مختلف جہتوں سے یہ اس مضمون سے بہت ہی گہرا رابطہ رکھتی ہیں۔ پس ان آیات کی تلاوت کی غرض دراصل ایم ٹی اے کے تعلق میں پیدا ہونے والے بعض خطرات کی نشان دہی کرنا تھی اور ان آیات میں اس مضمون کو اس طرح مربوط طور پر بیان فرمایا گیا کہ اور بھی بہت سے پہلو ہیں جو ذہن میں نہیں تھے وہ ان آیات کی تلاوت کے بعد سامنے ابھر آئے۔

ان کا ترجمہ یہ ہے "لیشھدوا منافع لھم و یذکروا اسم اللّٰہ فی ایام معلومٰت" تاکہ وہ اپنے منافع کو پہچانیں "لیشھدوا" کا لفظی ترجمہ تو ہے دیکھیں، مگر اس طرح دیکھنا کہ گواہ بن جائیں اس میں مضمون کو پہچاننے کا معنیٰ بھی شامل ہوتا ہے، وہ اچھی طرح اس سے واقف ہو جائیں اور اپنی آنکھوں کے سامنے ان منافع کو دیکھ کر ان سے استفادہ کریں۔ "و یذکروا اسم اللّٰہ فی ایام معلومٰت علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام" اور اللہ کا نام لیں، اللہ کا نام پڑھیں ان چند دنوں میں "علیٰ ما رزقھم من بھیمۃ الانعام" اس پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو مویشیوں میں سے مختلف چوپائے عطا فرمائے ہیں۔ "فکلوا منھا و اطعموا البائس الفقیر" پس اس میں سے کھاؤ اور تکلیف میں مبتلا اور فقیر کو دونوں کو جو تکلیف میں مبتلا ہوں یا ناداری کا شکار بن کر فقیر کی حد تک پہنچ گئے ہوں ان کو اس میں سے حصہ دو۔ "ثم لیقضوا تفثھم" پھر تاکہ یہ ہو کہ وہ اپنی میلوں کو دور کریں۔ جو میل ان کے بدن کے ساتھ چمٹی ہوئی ہیں اور ان کی روح کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہیں۔ "ولیوفوا نذورھم" اور اپنی مانی ہوئی منتوں کو یا نذروں کو پورا کریں "ولیطوفوا بالبیت العتیق" اور اس قدیم ترین گھر کا طواف کریں۔ "ذٰلک" یہ اسی طرح ہے جو بات بیان کی گئی ہے "ومن یعظم حرمٰت اللّٰہ" اور جو اللہ تعالیٰ کے محرمات یعنی قابل عزت، قابل تعظیم نشانات کی عزت کرتا ہے ان کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ حرمات میں حرام کا ایک مضمون منفی معنوں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن یہاں حرمات میں ایک عزت اور احترام کا مضمون ہے اور اس کا بھی حرام کے عرف عام والے مضمون سے ایک گہرا تعلق ہے۔ حرام چیز کو انسان ہاتھ نہ لگائے یہ اس کی حرمت کے مضمون میں داخل ہے۔ اور عزت کے مقام پر بھی ہاتھ نہ ڈالے اور خدا کا تقویٰ اختیار کرے۔ بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ ان پر زبان کھولنا، ان پر تخفیف کے ساتھ ان کا ذکر کرنا یا بدتمیزی کرنا خدا کے حضور بہت بڑا گناہ بن جاتا ہے تو ان معنوں میں حرمات کا مضمون ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے شعائر جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حرمتیں وابستہ فرما دی ہیں وہ خواہ زندہ وجود ہوں، خواہ نشانات ہوں جن کو زندہ وجودوں نے عزت بخشی اور عظمت عطا کی، دونوں صورتوں میں ان کا احترام لازم ہے۔ "واحلت لکم الانعام" اور تمہارے لئے انعام حلال کر دیئے گئے ہیں۔ اب اس مضمون کا حرمت کا جو دوسرا پہلو تھا یہ تعلق قائم کر دیا۔ اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کی یہ شان ہے کہ دو مختلف مضامین کو اس طرح ایسے لفظوں سے باندھ دیتا ہے جن لفظوں میں دونوں مضامین کے ساتھ ایک طبعی تعلق ہوتا ہے۔ پس حرمت کا مضمون جہاں عزت اور احترام کا ہے وہاں شعائر سے مراد اور صاحب حرمت جگہ سے مراد بیت اللہ اور خانہ کعبہ ہے۔ اور جہاں حرام چیزوں سے اس کا تعلق ہے وہاں یہ فرمایا "احلت لکم الانعام الا ما یتلیٰ علیکم" ان چیزوں کے سوا جو تم پر پڑھ دی گئی ہیں جن کے متعلق تمہیں تعلیم دی جاتی ہے، ان کے سوا باقی تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں۔ پس کھانے پینے کی اور استعمال کی چیزوں میں بھی بعض حرام چیزیں ہیں ان سے بھی بچنا ہے مگر ان دونوں مضامین میں لفظ حرمت واحد ہونے کے باوجود ان دونوں مضامین میں بعد المشرقین ہے۔ یعنی ایک جگہ حرمت سے مراد عزت کی وجہ سے اس کا ذکر احترام سے کرنا ہے، بات کرتے ہوئے خوف کھانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضور جب صحابہ حاضر ہوتے تھے ان صحابہ کا ذکر محبت اور پیار سے ملتا ہے جو ادب سے اپنی آواز کو دھیما کر لیتے تھے۔ اور جو بلند آواز سے پکارتے تھے اور حجرات سے پرے آوازیں دیتے تھے ان کا قرآن کریم نے ناراضگی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ اور خانہ کعبہ کے گرد گھومنا، کہاں اس تقدس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ذکر الٰہی کرنا یہ اس کی عزت کا تقاضا ہے۔ اور کسی قسم کی گندگی کو ساتھ نہ لے جانا اور پاک و صاف رہنا اور اپنی روح کو بھی ہر قسم کے گندے خیالات سے پاک رکھنا یہ بھی اس کی حرمت کا تقاضا ہے۔ اور اس حرمت کے تقاضے کو گندگی دور کرنے سے جس طرح پورا کیا جاتا ہے اسی طرح ان گندی چیزوں سے دور رہنا بھی لازم ہے جو گندگی کا کوئی بھی مضمون رکھتی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حرام کے دو انتہائی معنے یہاں اکٹھے کر دیئے اور ایک مضمون سے دوسرے مضمون کے لئے لفظ حرمت کو گویا پل کے طور پر استعمال فرمایا۔

ایک خانہ کعبہ کی حرمت ہے اور شعائر اللہ کی حرمت ہے جو ان کے تقدس کی وجہ سے ہے اور ان سے احتیاط کا معاملہ ہے۔ ایک خبیث اور گندی چیزوں کی حرمت ہے ان سے بچنا اس حرمت کا تقاضا ہے اور ان سے دور رہنا اس حرمت کا تقاضا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو یہاں تم روح کی بالیدگیوں اور گندگیوں سے پاک صاف ہو کر پہنچے ہو اور تمہیں ایک روحانی رزق مل رہا ہے۔ تمہیں جسمانی رزق بھی اسی حوالے سے عطا کیا جا رہا ہے اور جسمانی رزق جو عطا کیا جا رہا ہے اس میں پاکیزگی پیش نظر رکھی گئی ہے۔ تمہارے لئے صرف وہ چیزیں حلال کی گئی ہیں جو پاکیزہ ہیں۔ جو گندگی کا پہلو رکھتی ہیں ان کو تمہارے لئے حرام فرما دیا گیا۔ اور گند کے مضمون کو جو جسمانی گندگی سے تعلق رکھتا ہے روحانی گندگی کے مضمون کی طرف منتقل فرماتے ہوئے فرماتا ہے "فاجتنبوا الرجس من الاوثان"

(اس موقعہ پر حضور کی خدمت میں اطلاع دی گئی کہ مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ خطبہ کی تصویر باہر نہیں جا رہی۔ حضور نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو ہمارے سامعین اور ناظرین ہیں دنیا بھر میں ان کو آواز تو صاف جا رہی ہے اور وقتی طور پر تصویر نہیں دیکھ سکتے، وہ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا تصویر بھی دیں گے اور دوبارہ اس خطبے کی وڈیو جب دکھائی جائے گی تو آواز اور تصویر کے ساتھ وہ اکٹھا دیکھ بھی سکیں گے اور سن بھی سکیں گے۔ اس کے بعد حضور نے خطبہ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔)

میں یہ بیان کر رہا ہوں کہ قرآن کریم نے حج کے مضمون میں حرمت کے لفظ کو اس طرح مضمون کے ایک پہلو سے دوسرے پہلو کو باندھا ہے اور اس سے پھر دوسرا پہلو یا تیسرا پہلو نکال لیا ہے۔ ایک ایسا دھاگہ ہے حرمت کے مضمون کا جو ہر بدلتے ہوئے مضمون میں مشترک ہے اور بظاہر الگ الگ باتیں ہو رہی ہیں لیکن بنیادی طور پر یہی بات ہے جو آگے جاری و ساری ہے۔ اس تعلق میں میں نے بیان کیا کہ اللہ کی طرف سے جن چیزوں کو محرم کر دیا گیا ہو ان کی عزت لازم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو محرم

فرما دیا۔ اور بیت اللہ سے تعلق والی بہت سی اور باتیں ہیں جو محرمات میں شامل ہو گئیں۔ حرمت کا دوسرا معنیٰ ہے گندی اور ناپاک چیزوں سے اجتناب، تو پہلے معنوں کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اس محرم گھر میں کوئی گندی چیز داخل نہ ہو، کوئی ناپاک چیز نہ ہو اور قربانیاں جن کا گوشت تمہارے لئے حلال فرمایا گیا ہے اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ وہ پاک چیزیں ہیں اسی لئے خانہ کعبہ تک ان کی رسائی بھی ہے۔ مگر ان کی پاکیزگی صرف بدنی پاکیزگی نہیں بلکہ روحانی معنوں میں بھی ان کو پاکیزگی نصیب ہونی چاہیے۔ وہ صرف اس طرح ہو سکتی ہے کہ ان کو پیش کرتے ہوئے غیر اللہ کا کوئی تصور نہ آئے اور خالصتاً للہ، نہ کہ اصنام کے نام پر، ان کو ذبح کیا جائے۔ اس سے جو رجس کی انتہائی بدترین صورت ہے یعنی شرک وہ ناپاکی جس سے پاک کرنے کے لئے خانہ کعبہ بنایا گیا وہ ناپاکی تم سے دور ہو جائے گی۔ اگر تم اپنی کھانے کی چیزیں بھی پاک کرو گے اپنے بدن کو بھی پاک کرو گے اور اپنی روح کو ہر قسم کی گندگی سے پاک کرو گے جس کی انتہا شرک ہے۔ اور شرک کہنے کے بعد فرمایا "و قول الزور" اور یاد رکھو جھوٹ جو ہے یہ سب برائیوں کی جڑ ہے۔ سب سے بڑی گندگی جھوٹ ہے جو شرک پر منتج ہوگی۔ یہ ناممکن ہے کہ جھوٹ ہو اور انسان مشرک نہ بنے۔ شرک کے ہر پہلو کا جھوٹ سے تعلق ہے۔ پس یہ جو چھوٹی سی آیت ہے اس میں اتنے مضامین اس طرح پیک (PACK) کر دیئے گئے ہیں، اکٹھے کر دیئے گئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے ایک ایک مضمون پر اگر آپ گفتگو شروع کریں تو ایک ایک پورا خطبہ اس مضمون کی وضاحت پہ خرچ ہو سکتا ہے۔ مگر میرے پیش نظر یہ مضمون تھا کہ اس کا ایم۔ٹی۔اے کے نظام سے کیا تعلق ہے اور یہ آیات میرے ذہن میں جو مضمون تھا اس مضمون کو واضح کرنے میں کس حد تک اور کن معنوں میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

> **جوں جوں آپ سچ کی خدمت کریں گے، سچ کا ذوق بڑھائیں گے MTA کو اللہ تعالیٰ نئی وسعتیں عطا فرمائے گا، نئے افق عطا فرمائے گا اور جوں جوں MTA کے ساتھ لوگوں کا تعلق بڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسلام کی قدروں کے دائرے میں آجائیں گے۔**

اس مضمون کے تعلق میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بیت اللہ کا قبلے سے بھی ایک تعلق ہے۔ توحید کا ہر قسم کی گندگی سے پاک ہونے کا تعلق ہے۔ جب آپ کا قبلہ بدلتا ہے تو شرک ہوتا ہے اور جب شرک ہوتا ہے تو نجس پیدا ہوتی ہے یا دل گندہ ہو تو شرک پیدا ہوگا ورنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر قسم کا خبث، ہر قسم کی گندگی، ہر قسم کی غلاظت جو ہے وہ شرک پر لازماً منتج ہوگی اور اوثان اٹھ کھڑے ہوں گے۔ خدائے واحد کی بجائے بت سامنے آ جائیں گے اور بت پیدا ہو جائیں گے۔ اور یہ عجیب ایک توارد ہے کہ ایم۔ٹی۔اے نے اپنا قبلہ ان دنوں میں تبدیل کیا ہے۔ اور اس قبلے سے کلیۃً احتراز کر لیا ہے جس قبلے پر گندے پروگرام آتے ہیں اور رجس ہے۔ چنانچہ جب ہم نے اس کو بدلا تو بعض دوستوں نے ہمیں یہ لکھا کہ اے پھر وہ لوگ نہیں سن سکیں گے آپ نے بدل تو دیا ہے جو مشہور اور ہر دل عزیز پروگرام سننے کے لئے اسی سمت میں اپنے ڈش انٹینا کو سیٹ کئے بیٹھے تھے۔ ان کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی کہ وہ تو گندگی کی خاطر اس سمت میں انٹینا کو HT کئے بیٹھے ہیں۔ وہاں اگر شرک کی بجائے توحید کا مضمون چلا اگر گندگی کی بجائے نفس کی پاکیزگی کا مضمون جاری ہوا تو ان کی بلاء کو بھی دلچسپی نہیں ہوگی۔ ہاں وہ لوگ جو اس ٹیلی ویژن کے ذریعے اچھی باتیں سنتے ہیں، اچھی باتیں دیکھتے ہیں ان کو اور ان کی اولادوں کو ہمیشہ خطرہ رہے گا کہ اسی زاویے، اسی سمت، اسی قبلے سے گندگی کو بھی دیکھیں اور رفتہ رفتہ گندگی ان کو کھینچ کر دوسری سمت بس لے جایا کرتی ہے۔ یہ وہ مضمون تھا جو میرے پیش نظر تھا اور یہ بعینہٖ ان آیات کے مضمون کے دائرے میں ہے۔

پس ہم نے جو قبلہ بدلا ہے یہ صحیح قبلہ ہے۔ یہ اس رخ کا قبلہ ہے جہاں گندگی چلتی ہی نہیں اور یہ وہ سیٹلائیٹ سسٹم ہے جہاں تمام اہم سنجیدہ پروگرام جاری ہوتے ہیں کیونکہ یہ حکومتوں کے حکومتوں سے رابطے اور بین الاقوامی خبروں کے رابطوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور براہ راست عوام الناس کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں۔ اس لئے INSITITUTIONS اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور عوام الناس اس قسم کے انٹینے لگاتے ہی نہیں کہ وہ اس پروگرام کو دیکھ سکیں، ان کو دلچسپی کوئی نہیں۔ پس ہم نے اپنا قبلہ وہاں اس طرف معین کر لیا ہے جہاں ایک ہی ٹیلی ویژن ہے جو لوگوں کے گھروں تک بھی پہنچے گا اور پاک باتیں بیان کرے گا، اسلام کی سچی اور پاکیزہ تصویر کھینچے گا، توحید کے گیت گائے گا اور اس میں کوئی گندگی نہیں ہوگی۔

پس یہ جو تبدیلی ہے یہ بہت ہی اہم اور بابرکت تبدیلی ہے اور اس تبدیلی نے ہمیں ایک اور بھی فائدہ پہنچا دیا۔ وہ فائدہ یہ ہے کہ جب بھی کسی چیز کا قبلہ تبدیل ہو تو کچھ لوگ جو اعلیٰ مقصد سے وابستہ نہیں ہوتے بلکہ محض جسمانی طور پر یا رسمی طور پر اس طرف مونہہ کئے بیٹھے ہوتے ہیں اور اصل دلچسپی ان کی توحید میں نہیں ہوتی، اصل دلچسپی ان کی اللہ تعالیٰ کی ذات میں نہیں ہوتی۔ جب قبلے تبدیل ہوں تو پھر وہ لوگ پیچھے رہ جایا کرتے ہیں اس وقت وہ ننگے ہو جاتے ہیں۔ یہ مضمون قرآن کریم نے خود کھول کر بیان فرمایا ہے اگرچہ اس موجودہ مضمون کے مقابل پر وہ ایک بہت ہی اعلیٰ درجے کا مضمون ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن کے مضامین کے سائے میں ہی آگے چھوٹے چھوٹے مضمون، انہی کی مطابقت میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس آج کا جو یہ مضمون ہے تحویل قبلہ کے سائے کے تلے ہے، اسی کے تابع ہے۔ ایم۔ٹی۔اے نے جو اپنا قبلہ بدلا تو گندگی سے دور ہٹی اور اعلیٰ مقاصد کی طرف مائل ہوئی اور اپنے پروگراموں کو گندگی سے اور بھی زیادہ دور کر دیا جتنے وہ پہلے دور تھے۔ یعنی احتمال کے طور پر بھی کوئی گندہ پروگرام اس چینل پر سنائی نہیں دے سکتا، دکھائی نہیں دے سکتا۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب تحویل قبلہ کی گئی تو اس کا ایک مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ جن کے نفس بیمار ہیں وہ الگ ہو جائیں، وہ ننگے ہو جائیں، وہ پہچانے جائیں۔ وہ جو اخلاص میں کامل ہیں جن کو اللہ کی توحید سے اور محمد رسول اللہ سے محبت ہے ان کے لئے قبلے کی تبدیلی ذرا بھی گراں نہیں گزرتی۔ کیونکہ اصل مقصد کے ساتھ وابستہ رہتے اور چمٹے رہتے ہیں۔ ان کو تکلیف ہوتی ہے جن کے مقاصد کے حصول میں فرق پڑ جاتا ہے۔ پس یہ وہ مضمون تھا جو میرے ذہن میں آیا جس کے لئے مجھے قرآن کریم کی آیات کی تلاش تھی تو جو آیات ہیں وہ بعینہٖ اس مضمون پر چسپاں ہوتی دکھائی دیں۔ فرمایا ہے رجس سے اوثان پیدا ہوتے ہیں۔ گندگی سے بت بنتے ہیں۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت جو اطلاعیں پاکستان سے مجھے ملی ہیں اس سے نہایت ہی خوفناک تصویر اس بات کی ابھری ہے کہ لوگ گندگی میں مبتلا ہو کر ٹیلی ویژن کے ذرائع کو ایسے ناپاک استعمال میں لے آئے ہیں کہ جس کے نتیجے میں گھر گھر میں گندگی داخل ہو گئی ہے اور گھر گھر میں بت داخل ہو گئے ہیں۔

اس کے متعلق ایک پاکستانی رسالے نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں اس وقت سیٹلائیٹ پر موجود کم و بیش ۱۳۶ چینلوں کو مختلف ڈشوں سے دیکھا جاتا ہے۔ پاکستان میں ۱۳۶ چینلز کو مختلف ڈشوں سے دیکھا جاتا ہے جن میں صرف انڈیا کے ۳۶ چینلز ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ کے ۱۷، برطانیہ کے ۹، فرانس کے ۵ اور چین کے ۱۷ چینل شامل ہیں۔ ایک ہفتے میں سات چینلوں کے ذریعے جس کا انہوں نے حساب کیا ننانوے (۹۹) بھارتی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ ایک ہفتے میں ننانوے فلمیں دکھائی جاتی ہیں اور بھارتی فلمیں جو دکھائی جاتی ہیں سراسر گند سے بھری ہوتی ہیں۔ اوپر سے نیچے تک نہ صرف گندی بلکہ کھوکھلی اور روزمرہ کے مذاق کو تباہ و برباد کر دینے والی۔ نہ ادب کا کچھ رہنے دیتی ہیں، نہ شعریت کا کچھ باقی رہنے دیتی ہیں۔ محض بے ہودہ، گندگی اور پھر ایسے توہمات میں مبتلا کرنے والی ہیں جن کا توحید کے ساتھ دور کا بھی کوئی تعلق نہیں بلکہ ان توہمات کے ساتھ توحید مٹنے لگتی ہے۔ یعنی جب وہ توہمات دل پہ قبضہ کریں تو ایسا رجس ہے، ایسی ناپاکی آ جاتی ہے جس کے ساتھ توحید پھر اکٹھی رہ نہیں سکتی تو توحید اپنے ڈیرے ان دلوں سے اٹھا لیتی ہے۔

یہ وہ خطرناک صورتحال ہے جس کے پیش نظر آج کے خطبے میں میں خصوصاً جماعت احمدیہ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ میں ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا کہ احمدی اس گندگی میں بالکل ملوث نہیں۔ کیونکہ بعض اطلاعیں مجھے ملتی ہیں اور اس سے میرے دل کو گہری تکلیف پہنچتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ ملوث ہیں بہت سے گھر بلکہ بعض لوگ رت جگے مناتے ہیں انڈین فلمیں دیکھنے کے لئے، کہ ایک کے بعد دوسری آئے گی دوسری کے بعد تیسری آئے گی ان کے دن اور رات کے اوقات ہی بدل گئے ہیں اور پاکستان میں تو کثرت سے ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں بہت کم مگر ہے ضرور۔ اور خصوصیت سے بڑے شہروں میں ہے کراچی میں ہے لاہور میں ہے اور شاید پنڈی میں بھی ہو یا اسلام آباد میں۔ مگر بالعموم جو خبریں ملتی ہیں وہ یہ ہیں کہ بہت بھاری رجحان جماعت احمدیہ کا نئے ڈشوں کے ذریعے ہمارے ایم۔ٹی۔اے سیٹلائیٹ کے نئے پروگرام دیکھنے کی طرف ہے۔ اور جو اطلاع مل رہی ہے وہ یہ ہے کہ جب سے چوبیس گھنٹے کا پروگرام شروع ہوا ہے اور خصوصیت سے جب سے نئے ڈش کے ذریعے ہم نے جو بہت بڑا ڈش ہے اس کے ذریعے پروگرام کو اٹھایا ہے وہاں پکچر کی کوالٹی بہت بہتر ہو گئی ہے۔ تصویر بالکل صاف آنے لگ گئی ہے۔ بعض لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں تو مقامی ٹیلی ویژن اور اس میں کوئی بھی اب فرق دکھائی نہیں دیتا۔ آواز بھی صاف ہے، تصویر بھی صاف ہے۔ جب سے یہ ہوا ہے جو لوگ سیٹلائیٹ کا کاروبار کرتے ہیں ان کی اطلاع یہ ہے کہ اچانک اتنے آرڈر بڑھ گئے ہیں کہ ہم سے سنبھالے نہیں جا رہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت کا قبلہ درست ہی ہے۔ لیکن جن کا ٹیڑھا ہے انہوں نے بہت ہی خطرناک اقدام کئے ہیں۔ ان کو اور ان کی نسلوں کو یہ بات بالکل ہلاک کر دے گی۔ ناممکن ہے کہ وہ روحانی طور پر اس گندگی کے ساتھ زندہ رہ سکیں۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں جہاں یہ بات بڑھ رہی ہے اور بہت بڑھ رہی ہے ان کی جو تصویریں مجھ تک مختلف خطوں کے ذریعے پہنچتی ہیں وہ یہ شکل ہے کہ بعض گھر ڈش انٹینا کے ذریعے دن رات ہندوستانی فلموں میں مگن رہتے ہیں ان کی اولادوں کی شکلیں بدل چکی

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر۔ حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون۔ 649_04524

ہیں، ان کی روزمرہ کی طرز کلام میں فرق پڑ چکا ہے، ان کے ہاں ہیرو کا تصور ہی بدل گیا ہے۔ اور گندگی، بے حیائی اور بے غیرتی یہ نئی نسل کا طرہ امتیاز بنتا جا رہا ہے۔ اور نہ عبادت کی ہوش، نہ کسی اور اعلیٰ مقصد کی یہاں تک کہ یہ لوگ اب اعلیٰ درجے کے لٹریچر سے بھی بالکل بے بہرہ ہو گئے ہیں۔

اب اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں یہ استطاعت ہے کہ یہ نظام چوبیس گھنٹے تمام دنیائے احمدیت میں ہر جگہ اللہ اور اس کے رسول کی باتیں پہنچائے گا اور دنیا میں کوئی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جو اس نور سے خالی ہو۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہندوستانی فلموں میں ادبی لحاظ سے بھی ایسی مکروہ چیزیں ہیں اور زبان کا معیار اتنا گرا ہوا ہے کہ جس قوم کو اپنی زبان سے پیار ہو، جس کو اپنی اعلیٰ قدروں کا خیال ہو وہ یہ برداشت ہی نہیں کر سکتی کہ ان کی نئی نسلیں اپنی کلچر، اپنا ادب، اپنی شعریت، اپنا مذہب، اپنی روحانی اخلاقی قدریں ساری کی ساری ہندوستانی فلموں کی نذر کردیں۔ یہ جب گندگی مزید بڑھتی ہے تو آپ حیران ہوں گے یہ دیکھ کر کہ ان گھروں میں ہندو ایکٹروں کی، ہندو ایکٹرسوں کی تصویریں بڑی بڑی چارٹ کی صورت میں دکھائی دیتی ہیں۔ بعض لڑکیوں اور لڑکوں کے کمروں میں، لڑکوں کے کمروں میں ایکٹرسوں کی تصویریں اور لڑکیوں کے کمروں میں ایکٹروں کی تصویریں اور بڑے فخر سے لگاتے ہیں اور ماں باپ دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں بڑے ہوشیار بچے ہیں، کہاں سے تصویر حاصل کی تم نے، خوب گھر سجایا ہے۔ یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس آیت نے چودہ سو سال پہلے اعلان کردیا تھا کہ رجس جو ہے یہ بتوں میں ضرور تبدیل ہوگا۔ یہ بدبخت بت تم نے اپنے گھر میں پال لئے ہیں۔ ان لوگوں کے کردار کو نزدیک سے دیکھو تو کوئی شریف آدمی تصور بھی نہیں کرسکتا کہ ان کے ساتھ آنا جانا رکھے، ان کو اپنے گھروں میں بلائے، ان کے گھروں میں جائے ان کی دنیا ہی اور ہے صرف مادہ پرستی ہے، صرف بے حیائی کو ترغیب دینا ہے، صرف بناوٹ ہے، سچائی تو قریب تک نہیں پھٹکی۔ اور یہ جو بناوٹ ہے یہ جھوٹ، جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھیں قرآن کریم کی آیات نے اتنی صفائی کے ساتھ اس مضمون کے ہر پہلو کو کھول دیا تھا۔ فرمایا دیکھو "فاجتنبوا الرجس من الاوثان" تم رجس سے تو بچ رہے ہو، تمہیں بیت اللہ نے یہ تعلیم دے دی کہ رجس کے ساتھ یہاں نہیں آنا۔ رجس کو ترک کرو اور ہمیشہ کے لئے صاف کرواپنے بدن سے، اپنی روح سے اور یاد رکھو خاص طور پر بچو "الرجس من الاوثان" ایسے رجس سے جو لازماً بتوں کی طرف لے جائے گا۔ بت پرستی کے رجس سے بچو۔ "واجتنبوا قول الزور" اور جھوٹ سے بچو۔

تو ہندوستانی فلموں کی پرستش کرنے کے نتیجے میں ان ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی پرستش شروع ہو چکی ہے جو خود اپنی ذات میں ایک جھوٹ کا ملمع ہیں، جھوٹ کا مجسمہ ہیں۔ ایکٹنگ ہے ہی جھوٹ۔ ان کے بیانات آپ پڑھ لیں ان کے متعلق اخباروں میں ان کے تبصرے پڑھ لیں ساری زندگی جھوٹ ہے۔ ایک مصنوعی کھوکھلا سا بنا ہوا ہے اس کے اندر کچھ بھی نہیں۔ اور ان کے متعلق باتیں اس فخر سے بعض لوگ اپنے اخباروں میں اچھالتے ہیں، پاکستان کے مسلمان اخبار، اور اس طرح ان کی تصویریں روزانہ شائع کرتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ ان کو کوئی ہوش ہی نہیں کہ کتنا زندگی میں تضاد پیدا ہو چکا ہے۔ اور یہ بت روزانہ اخبار بھی ان کو مہیا کرتے ہیں وہ پھر کاٹ کاٹ کے بچے اپنے ڈرائنگ روم میں سجاتے، اپنی دیواریں ان سے کالی کرتے ہیں۔ تو ایک طرف یہ رجس ہے جو ٹیلی ویژن کے ذریعے گھروں میں داخل ہوگیا ہے۔ اور ایک طرف وہ لوگ ہیں جن کا وہ قبلہ بن چکا ہے ان کی طبیعتوں پر گراں ہے یہ بات کہ ہم نے اپنا رخ بدل لیا ہے۔ کبھی کبھی وہ دونوں طرف قدم رکھ لیا کرتے تھے اکثر گند دیکھ لیا کبھی وہ اس طرف بھی نگاہ ڈال لیا کرتے تھے کہ دیکھیں یہاں کیا آ رہا ہے۔ کس حد تک ہم میں بور ہونے کی طاقت ہے۔ تو دم گھٹ کر جس طرح انسان غوطے مار لیا کرتا ہے ایسے گھروں میں یہ بھی ہوتا تھا کہ وہ دم گھٹ کر ٹیلی ویژن، ایم ٹی اے کو دیکھ کر کچھ نہ کچھ اپنے گند کو صاف کرنے کا انتظام کر لیا کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ تو پھر اس نظام پر راضی نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اس جھوٹ پر اس گند پر راضی ہوں اللہ اس کو بڑھا دیا کرتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فاما الذینَ فی قلوبِہم مرض فزاد ہم رجساً الیٰ رجسہم" وہ لوگ جن کے دل بیمار ہو گئے ہوں خدا کی یہ تقدیر ہے کہ ان کے رجس پر اور رجس کا اضافہ کرتا ہے ان کے دل کے خبث، ان کے دل کی گندگی، ان کی دنیا پرستی پھر کم نہیں ہوا کرتی وہ بڑھتی رہتی ہے۔ اور یہی وہ صورت حال ہے جو نہایت بھیانک طریق پر پاکستان کے امیر خاندانوں کو مکمل اپنے پنجے میں جکڑے ہوئے ہے، شکنجے میں آئے ہوئے لوگ ہیں۔ پاکستان اتنی خوفناک تہذیبی خودکشی کر چکا ہے کہ ان کے پاس اس کا کوئی بس نہیں، کوئی اس کا توڑ نہیں۔ اس لئے توڑ نہیں کہ اگر ایسی قوم جس کا ذوق بد ہو چکا ہو جو کھلے عام گندگی کرے اور دعوتیں دے اپنے دوستوں اور حلقہ احباب کو کہ آؤ فلاں رات ہم ساری رات ٹیلی ویژن پر ہندوستانی فلمیں دیکھیں گے آ جاؤ اور شامل ہو جاؤ اس قوم کا باقی کی … گا۔

ایک طرف مولویت ہے جو بپھر رہی ہے اور زور مار رہی ہے۔ مولویت کا سارا زور اس بات پر ہے کہ صرف اس ایک ٹیلی ویژن کو بند کردیا جائے جو خدا اور خدا کے رسول کی طرف بلائے۔ ایک طرف یہ اعلان ہو رہے ہیں کہ اتنی چینل ۱۳۶ چینلز گندگی کی طرف بلا رہی ہیں اور اس ایک چینل کے ذکر سے بھی اس مولوی کا جس نے یہ مضمون لکھا ہے طبیعت گھبراتی ہے۔ جو ایک ہے جو صرف اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلا رہی ہے اور وہ ایم ٹی اے ہے۔ اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں، کہتے ہیں جب تک اس کو نہ مٹا دیں گے ہمیں چین نہیں آئے گا۔ پاکستان ہوتا کون ہے خدا اور اس کے رسول کا ذکر سننے والا۔ وہ غرق ہو جائیں بدبختیوں میں ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ دن رات ہندو ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی پرستش کریں اور واقعۃً پرستش ہے، تصویریں لگا کر دیکھنا ان میں مگن ہونا، اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا اور پرستش کس کو کہتے ہیں۔ پرستش کا نام ہے عبادت اور عبادت کا لفظ غلامی سے تعلق رکھتا ہے۔ تم جس کو اپنا معبود بناؤ گے اس کی غلامی کرو گے اس کے انداز سیکھو گے ویسی شکلیں بناؤ گے۔ پس جب یہ شروع ہو جائے تو اس کا نام عبادت ہی ہے کوئی اس میں مبالغہ آمیزی کا کوئی سوال نہیں۔ اور یہ عبادت جو وہاں ہو رہی ہے جھوٹ کی عبادت ہے کیوں کہ ایکٹنگ اور جھوٹ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ پس قرآن کریم کی اس آیت کا اطلاق ایسی وضاحت کے ساتھ پاکستان کے معاشرے کی خرابیوں کے ہر جزو پر اطلاق پا رہا ہے۔ میرے تصور میں بھی نہیں تھا جب تک یہ آیت نظر کے سامنے نہ آئی اس وقت میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ اتنا واضح نقشہ اس بیماری کا کھینچا گیا ہے جس کے تعلق میں مجھے قرآن کریم کی کسی آیت کی تلاش تھی تاکہ اس کے حوالے سے میں خطبہ دے سکوں۔

اب آپ دیکھیں کہ یہ حالت اگر احمدی گھروں میں بھی داخل ہو جائے اور چاہے ہزار میں سے ایک میں ہو گئی ہو، ہو چکی ہے بعض جگہوں پہ، تو ہماری اگلی نسلوں کا کیا بنے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ دن بدن توجہ ایم ٹی اے کی طرف بڑھ رہی ہے اور جہاں جہاں یہ آواز پہنچی ہے جہاں جہاں یہ تصویر پہنچی ہے اس نے دلوں کی پاکیزگی کا سامان شروع کر دیا ہے۔ سب سے بڑی خوشی کی خبر یہ ہے کہ ہمارے بچے تو اس شدت کے ساتھ اس سے وابستہ ہو چکے ہیں کہ جیسے انہیں ADICITON ہو گئی ہو۔ اور ہر جگہ سے یہی اطلاع ملتی ہے۔ بعض جگہ بڑوں کو بچے مجبور کرتے ہیں کہ ہم نے اور کچھ نہیں دیکھنا ہمیں یہ دکھاؤ۔ یہ اللہ کی شان ہے اس نے اپنے فضل سے اس ٹیلی ویژن کی محبت دلوں پر نازل فرما دی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو آپ بتائیں کہ ہم جماعت کی تربیت کے لئے کیا کرسکتے تھے۔ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اتنے بڑے ملک میں بلکہ اتنے وسیع علاقوں میں جس میں ہندوستان بھی شامل ہے، بنگلہ دیش بھی شامل ہے اور دیگر مشرقی ممالک شامل ہیں جن سب پر یہ ہندوستان سے پیدا ہونے والی ٹیلی ویژن کی گندگی کا اثر پڑ چکا ہے اور بڑھتا جا رہا ہے، اتنا بڑھتا جا رہا ہے کہ ملائشیا میں جن کو اردو نہیں بھی آتی وہ بھی یہ گندی فلمیں دیکھتے ہیں، انڈونیشیا میں جن کو اردو نہیں بھی آتی وہ بھی یہ گندی فلمیں دیکھتے ہیں، وہاں ان کو سنبھالنے کے لئے کر کیا سکتے تھے۔ کیسے ممکن تھا کہ ہم گھروں میں داخل ہو کر ان کے بچوں، ان کی بچیوں پر اثر انداز ہوتے اور ان کو اس غلاظت سے بچانے کی کوئی کوشش کرسکتے۔ اول تو ایسے لوگ پھر نمازوں سے بھی تعلق توڑ بیٹھتے ہیں۔ کبھی جمعے پر جو رابطے ان کے ہو جایا کرتے تھے اس کی بھی توفیق نہیں ملتی اور رفتہ رفتہ دین سے سرک کر اتنی دور چلے جاتے ہیں کہ پھر ان تک آواز پہنچنا ہی ممکن نہیں رہتا۔ کیسے ان تک آواز پہنچائیں کہ واپس آ جاؤ۔

پس ایم ٹی اے ایک بہت ہی بڑا احسان ہے، اتنا احسان ہے کہ ناممکن ہے کہ ہم اس کا شکر ادا کرسکیں اللہ تعالیٰ کے حضور۔ سارے عالم میں جو جماعت نے ہم نے تربیت کی ذمہ داری ڈالی اور وہ بڑھ رہی ہے، تبلیغ کے تقاضوں کے بڑھنے کے ساتھ یہ ضرورت اور زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہے ہم کیسے ادا کرسکتے تھے۔ ناممکن تھا۔ اور لاکھوں بنا کر ان کو پھر اندھیروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا یہ کونسی حکمت کی بات تھی۔ اب اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں یہ استطاعت ہے کہ یہ نظام مسلسل چوبیس گھنٹے تمام دنیائے احمدیت میں ہر جگہ اللہ اور اس کے رسول کی باتیں پہنچائے گا اور دنیا میں کوئی جگہ بھی ایسی نہیں ہے جو اس نور سے خالی ہو۔ پس جس قدر بھی خدا کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

پاکستان کی جماعتوں کو خصوصیت سے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ جائزے لیں کہ کہاں کہاں یہ گندگی ہے اور ان کو سمجھا کر منتیں کرکے ان کو بچانے کی کوشش کریں۔ بعض معین گھروں کے متعلق مجھے علم ہوا ہے کہ رات دو تین بجے تک جاگنا ان کا دستور بن چکا ہے کیونکہ وہ ایک فلم کے بعد دوسری گندی فلم نہ دیکھنے کی زحمت برداشت ہی نہیں کرسکتے۔ اس گند کے بعد اگلا کیا گند ہے، اس کے بعد پھر اور کیا گند آئے گا، یہاں تک کہ بدن ٹوٹ جاتا ہے تو اس وقت ان کو نیند آتی ہے جب کہ خدا کے بندوں کے جاگنے کا وقت ہوتا ہے۔ تہجد کا سوال ہی کوئی نہیں، صبح کی نماز بھی ضرور جاتی ہے اور ایسے لوگوں کو رفتہ رفتہ

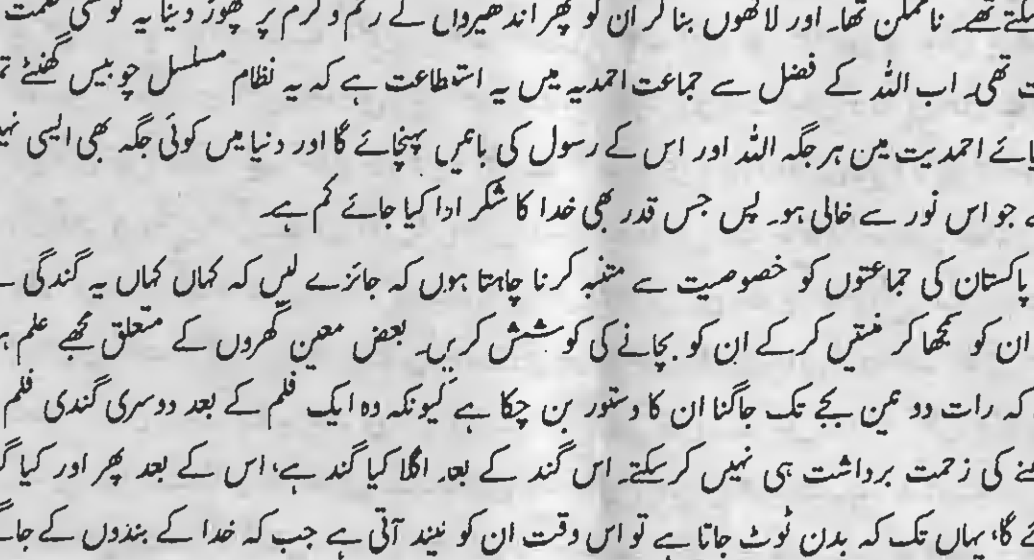

ذوق عبادت رہتا ہی کوئی نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جہاں رجس ہو جائے وہاں پھر ضرور بت قبضہ کیا کرتے ہیں۔ ناممکن ہے کہ توحید وہاں بیٹھی رہے۔ جس کی تم بے حرمتی کرو گے وہ پھر تمہارے پاس نہیں رہے گی۔ پس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ایم.ٹی.اے کی طرف ان کو واپس لایا جائے اور اب اللہ کا فضل ایسا ہے کہ اس کا رخ اتنا بدل گیا ہے ان گندے پروگراموں سے کہ ان کے لئے ممکن ہی نہیں ہے کہ ہر روز بار بار اس کا رخ تبدیل کریں۔

پس یہ اللہ کا احسان ہے اور جوں جوں وقت گزرے گا انشاء اللہ ہمارے پروگرام اور بہتر بھی ہوں گے اور اور تنوع بھی ہوتے چلے جائیں گے ابھی ابتدائی دقتیں بہت زیادہ ہیں۔ بڑی بڑی مشینیں ہیں جن کا سمجھنا ہی بہت پرپیچ کام ہے اور اس کے لئے والنٹیرز کا دن رات اس پر نگران رہنا اور بروقت صحیح کل کو دبانا اور غلط کل کو روک دینا، یہ بھی حیرت ہوتی ہے دیکھ کر ان نوجوانوں کو جب میں سٹوڈیو میں دیکھتا ہوں کہ کس طرح ان کی انگلیاں ٹھیک چلی جاتی ہیں تو لگتا ہے ایک بڑا جھنجھٹ ہے جیسے کوئی پائلٹ بہت ہی جدید قسم کا ہوائی جہاز اڑا رہا ہو پائلٹ اس کو جس طرح بڑے وسیع علم کی ضرورت ہے ورنہ اس کا ہاتھ صحیح KNOB کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح یہ نظام بھی بہت پیچیدہ نظام ہے۔ اس کا توازن قائم رکھنا اس کی اور بہت سی ایسی ضروریات ہیں جن کو گنا نہیں جاسکتا عام مجلس میں کیونکہ وہ ٹیکنیکل تفاصیل ہیں کہ ان کو سمجھے بغیر، ان پر عبور حاصل کئے بغیر ہم اس نظام کو پوری طرح برمحل استعمال نہیں کرسکتے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جوں جوں وقت آگے بڑھے گا ہمارے والنٹیرز اور تیار ہوتے چلے جائیں گے اور خدا کے فضل سے عارضی روکیں جو تھیں وہ دور ہو جائیں گی۔

> **ہر قسم کا خبث، ہر قسم کی گندگی، ہر قسم کی غلاظت جو ہے وہ شرک پر لازماً منتج ہوگی اور اوثان اٹھ کھڑے ہونگے**

اب آخری پہلو، آخری امر جس کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دلچسپی کا انسانی فطرت سے ایک گہرا رابطہ ہے کہ محض یہ کہہ کر کہ گندگی سے بچو آپ ان کے رخ پاکیزگی کی طرف پھیر نہیں سکتے۔ تحویل قبلہ کے وقت جو رخ بدلے ہیں وہ اللہ اور رسول کی محبت کی وجہ سے بدلے ہیں ورنہ پرانی رسموں کو انسان اچانک چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ محبت اتنی قوی تھی کہ جیسے طاقتور مقناطیس کم طاقت ور مقناطیس سے اس سوئی کا مونہہ چھین لیتا ہے جو کسی کم طاقت ور مقناطیس کی طرف مڑی ہوئی ہو۔ اس بیماری کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کے دلوں میں دنیا کی گندگی کا مقناطیس زیادہ طاقتور ہے اور وہ لوگ جو پاک ہیں ان کے دل میں تو ہمیشہ ہی ایک ہی مقناطیس ہے دوسرا ہے ہی کوئی نہیں۔ ان کا قبلہ تو ہمیشہ درست رہے گا۔ جو بیچ کے لوگ ہیں ان کے لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنے مقناطیس کی طاقت کو اس طرح بڑھائیں کہ کچھ ان کی دلچسپیاں بیچ میں شامل ہو جائیں۔ کچھ تو ایسے سامان ہوں کہ جس کے نتیجے میں وہ دیکھیں تو پھر نظریں ٹکی رہ جائیں اور رفتہ رفتہ ان کے ذوق درست ہونے لگیں اور رفتہ رفتہ ان کو ہمارے پروگراموں سے محبت ہونے لگے۔

اس سلسلے میں میں نے دنیا بھر کی جماعتوں سے اپیل کی تھی کہ صرف تقریروں کے پروگرام ہمیں نہیں چاہئیں، دلچسپ پروگرام بنا کے بھیجیں۔ مختلف ملکوں کی مختلف ایسی جو جغرافیائی یا نباتاتی یا تمدنی یا معدنیاتی یا زندگی سے تعلق رکھنے والی ایسی خصوصیات ہیں جن میں فی ذاتہ انسان کو دلچسپی ہوتی ہے ان کو اس طرح پیش کرنا کہ ایک انسان خواہ اس کو نیکی سے محبت ہو بھی یا نہ ہو وہ اس چیز کو دیکھے تو انسان کی عالمی توجہ کی دلچسپی ہوتی ہے ان باتوں میں، اس ذریعے سے وہ اس کے ساتھ وابستہ ہو جائے، اس کے ساتھ اس کا دل لگ جائے، یہ ہمارا فرض ہے۔ بیچ بیچ میں جو خالص نیکی کے پروگرام آئیں گے ان سے بھی، پھر ان کی محبت بڑھنی شروع ہو جائے گی کیونکہ ذوق پیدا ہو جائے گا۔ پہلے ذوق کو درست کرنا پھر اس کو بڑھانا، اس کی تربیت کرنا یہ بہت ہی وسیع کام ہے جو محض مشینوں سے نہیں ہوسکتا، محض چوبیس گھنٹے کے ٹیلی ویژن سے نہیں ہوسکتا اس کے لئے ذہین اور فدائی دماغوں کی ضرورت ہے۔ وہ تجربے کریں اور ہر ملک میں باقاعدہ نگرانی میں ایسے پروگرام بنیں جو کثرت کے ساتھ اپنے ملک کے ایسے حالات کو نمایاں طور پر پیش کر سکیں جس میں غیروں کو دلچسپی ہو، صرف احمدیوں کو نہیں، انسان کو بحیثیت انسان دلچسپی ہو۔

اب افریقہ ہے، ہم سمجھتے ہیں افریقہ ایک اندھیری جگہ ہے حالانکہ افریقہ کے اندر بڑے نور ہیں۔ بہت ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے عظیم خوبیاں ہیں اس ملک میں رہنے والوں کی، ان کے علاقوں کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی نعمتوں سے نوازا ہے، ان کے حالات، پھر ان کی سابقہ رسم و رواج کا بیان کرنا، پھر کس طرح ان پر عیسائیت نے قبضے کئے، کس طرح اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو ان کو اس چنگل اور پھر شرک کے چنگل سے نجات دینے کی توفیق بخشی اور اس تعلق میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو اعجاز ظاہر ہوتے رہے ہیں ان کا بیان ایک ایسا بیان ہے جو دہریہ کے لئے بھی بالآخر دلچسپی کا موجب بن جاتا ہے۔ کئی مجھے ایسے خط ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو بالکل دہریہ اور بے تعلق تھا اس نے جماعت احمدیہ کے ایم.ٹی.اے کے پروگرام دیکھے تو محض اس وجہ سے اس کو دلچسپی پیدا ہوئی کہ اس کو نظر آیا کہ خدا ان کے ساتھ ہے اور اس کی زندگی کی کایا پلٹ گئی۔ جو دہریہ تھا وہ نہ صرف باخدا ہوا بلکہ اس نے پہچان لیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں خدا ملے گا۔ پس باخدا لوگوں کے تجارب بھی تو دنیا کے سامنے پیش کرنے ہیں اور ہر ملک سے پیش ہونے چاہئیں۔ ہر جگہ خدا کے فضل ایسے نازل ہو رہے ہیں جہاں یہ تجارب بڑی قوت کے ساتھ لوگوں کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کیونکہ سچ ہیں۔

پس سچائی کی طاقت ہے جو توحید کی تائید کے لئے آپ کے کام آئے گی۔ جھوٹ اور مکر کی طاقت ہے جو مشرکین کے کام آرہی ہے۔ تو یہ ٹکر ہے اور اس چیلنج کو ہم نے قبول کیا ہے اور کریں گے اور توحید کی خدمت کے تمام تقاضے پورے کریں گے۔ ہم ان بزدلوں میں سے نہیں ہیں جو یہ دیکھ کر کہ دشمن بڑا طاقت والا ہے، پیٹھ دکھا سکیں۔ ہم توحید کے لئے سینہ سپر ہو کر آخری دم تک کوشش کرنے والے لوگ ہیں۔ کبھی دنیا ہمیں پیٹھ دکھاتے ہوئے نہیں دیکھے گی۔ پس اس کے وہ طریق اختیار کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں سکھائے ہیں قرآن کریم میں۔ اور اسی آیت کے اندر یہ مضمون ہے کہ تم اگر سچائی سے چمٹ جاؤ گے تو یہ توحید کا نشان ہے اور یہ شرک کو اجازت نہیں دے گا کہ تمہارے اندر داخل ہو جائے۔ اب یہ سچائی کا مضمون بھی بہت پھیلا پڑا ہے وہ لوگ جو گندگی اختیار کرنے والے ہیں آپ ان کے معاشرے میں جاکر دیکھیں، ان کی باتیں سنیں اکثر جھوٹ کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کے بچے ان کے بڑے بات بات پہ جھوٹ بولتے ہیں اور اس سے لطف اٹھاتے ہیں۔ ان کی مجالس میں اکثر جھوٹ کی بکواس کو مذاق سمجھا جاتا ہے اور کوئی عار ہی نہیں رہتی جھوٹ سے۔ تو وہ جو کلام کا جھوٹ ہے وہ ان کی زندگی کا جھوٹ بن جاتا ہے۔ وہ زہر ان کی رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے۔ وہ منحوس تصویریں ابھرتی ہیں جو دنیا کے ایسے ہیروز کی، ایسے اداکاروں کی پرستش کرنے لگتی ہیں جن کو دنیائے اداکاری میں بھی کوئی مقام حاصل نہیں ہے۔ جن کے سکرپٹ لکھنے والے بےادب لوگ یعنی ادب سے عاری اور بےادب۔ وہ شعریت کے نام پر شعریت کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ ایسا بھونڈا مذاق ہے کہ کوئی شریف انسان جس میں ذرا بھی ذوق کی قدر ہو وہ تھوڑی دیر بھی یہ پروگرام دیکھ نہیں سکتا۔ لیکن مذاق بگاڑ دیئے گئے ہیں۔

تو ایک بات یاد رکھیں کہ ہم نے اپنے معاشرے اور اپنی تہذیب کو اور تمام دنیا کی جماعتوں کو جھوٹ سے پاک کرنا ہے اور جھوٹ سے پاک کرنے کی مہم جاری ہونی چاہئے۔ اور اگر طبیعت میں سچائی پیدا ہو جائے تو ساری دوسری بدیوں کا ازالہ کر دیتی ہے۔ تو ایک طریق تو یہ ہے کہ اس رجس سے ان کو چھڑائیں جو لازماً جھوٹ پر منتج ہوگا اور بت پرستی کے ذریعے داخل ہوگا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور" ایسے رجس سے پناہ مانگو، دور ہٹو جو ضرور بتوں تک پہنچا دے گا۔ اور یاد رکھو "قول الزور" سب سے خطرناک بت جھوٹی بات ہے، جھوٹ کا قول ہے، جھوٹ کی عبادت ہے۔ تو بعض دفعہ ایک سرے سے مہم چلائی جاتی ہے، بعض دفعہ دوسرے سرے سے چلائی جاتی ہے۔ اب وقت ہے کہ ہر سمت سے مہم چلائی جائے۔ منتیں کر کے جس طرح بھی ہو، سمجھا کر ان لوگوں کو اس گندگی سے نکالنے کی کوشش کریں اور ان کو سمجھائیں کہ ان لغویات سے مونہہ موڑو اور اپنا قبلہ سیدھا کرو۔ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک عظیم الشان زندگی بخش نظام جاری فرما دیا ہے۔ اس میں اگرچہ ویسے گندے پروگرام تو نہیں جو ہر انسان کو اس کی نفسانی لذات کی وجہ سے فوراً ویسے ہی کھینچ لیں مگر ایسے پاکیزہ پروگرام ہیں جو ذوق کو بلند کریں گے اور ایسا لطف دیں گے جو باقی رہنے والا ہے۔ اس کے بعد کوئی سر دردی اور کوئی نفس کی ملامت نہیں ہوتی ورنہ یہ لوگ جس گندگی سے لطف اٹھاتے ہیں ساری رات کے بعد وہ سارے دن کی سر دردی بنا رہتا ہے۔ اچھے کاموں سے محروم، صحیح مطالعہ سے محروم، اپنی زندگی کے اعلیٰ مقاصد سے دور ہٹتے ہوئے اور لطف اٹھاتے ہوئے ایسی بے چینی دل میں محسوس کرتے ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ ساری گندگی ہم اپنے اندر داخل کرلیں اس سے چمٹ جائیں اور وہ چیزیں جو دور سے اچھی دکھائی دیتی ہیں ہمارے قریب آ جائیں تو حسرتیں پیدا ہوتی ہیں جن کو پورا کر ہی نہیں سکتے۔ وہ ایکٹر اور ایکٹرسیں جو ان کی زندگی کا مرکز بن گئے ہیں انکی تعداد اگر ان کے حوالی و حواشی مواشی سارے اکٹھے کر لو تو زیادہ سے زیادہ بیس تیس ہزار ہوگی، ایک لاکھ بھی بنا لو تو ان کے پہلے دعوے دار تو ہندوستان کے ایک ارب باشندے ہیں یا ایک ارب کے لگ بھگ۔ وہ ایک لاکھ ایک ارب میں کیسے تقسیم ہوں گے۔ اور کتنے بچیں گے کہ پاکستان کے دس بارہ کروڑ کے ہاتھ آئیں۔ اور ہو کیسے سکتا ہے کہ ان سے وہ اپنی نفسانی لذت، بھوک کی تسکین کر سکیں۔ اسی کا نام سراب ہے۔ جس کو قرآن کریم میں دوسری جگہ یوں بیان فرمایا کہ بےوقوف اندھے دن کی روشنی میں اندھیروں کی پیروی کر رہے ہیں، ایسی چیزوں کی پیروی کر رہے ہیں جو ہاتھ آ ہی نہیں سکتیں۔ پیاس کو بڑھاتی ہیں مگر پیاس کو بجھانے کی ان میں صلاحیت ہی نہیں ہے۔ صلاحیت اس لئے نہیں کہ وہ تھوڑے لوگ ہیں اور ہر انسان کی پہنچ سے بہت

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA
ARROW GYM
تندرستی ہزار نعمت ہے
چیف کوچ۔ محمد عبدالسلیم نیشنل باڈی بلڈر۔ حیدر آباد
وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی ایکسرسائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں
M . A SALEEM (BODY BUILDER)
H . NO. 18 - 2- 888/10/71. NIMRA COLONY
FALAKNUMA POST - 500253
HYDERABAD (A . P)
INDIA

دور ہیں۔ اور اگر دس بارہ کی پہنچ میں ہوں بھی تو ان کے لئے ناممکن ہے کہ دس بارہ کی تسکین بھی پوری کر سکیں، اپنی نہیں ہوتی ان کی۔ خودکشیاں کر لیتے ہیں اپنی عمروں کے بعد کیونکہ جتنے پرستار ہیں وہ بھی جھوٹے نکلتے ہیں۔

اور ان کے جو CONFESSIONS ہیں وہ آپ پڑھیں جو انگلستان اور یورپ کے ایکٹرز سے تعلق رکھنے والے ہیں مستند مل جاتے ہیں۔ بڑی بڑی ایسی معبودائیں، جو جھوٹی معبودائیں تھیں، ان کا انجام یہ ہوا کہ خودکشی کر کے مر گئیں۔ بڑے بڑے ایکٹر خودکشی کر کے مر گئے کہ تم ہمیں دور سے دیکھ کر پرستش کر رہے تھے اندر دیکھو تو سہی کہ آگ کے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ پس ان بتوں کی پرستش کر کے تمہیں ملے گا کیا۔ ساری رات عبادت کروگے، سارا دن ان کی بدمزگی میں مبتلا رہو گے، دل میں امنگیں بھڑک اٹھیں گی اس کو بھی حاصل کرلو اس کو بھی حاصل کر لو۔ نہ یہ حاصل ہوگا نہ وہ حاصل ہوگا۔ صرف تصویروں کی پرستش کر سکتے ہو، اس کو سینے سے لگا سکتے ہو، اس کو چمٹ سکتے ہو، اسے پیار کر سکتے ہو، اسے خوبصورت فریموں میں جکڑ سکتے ہو، اس سے زیادہ تمہارے کچھ ہاتھ نہیں آ سکتا۔ مگر کیا تصویر بھی کبھی دل بہلا سکتی ہے۔ متحرک تصویر بھی نہیں بہلا سکتی، ٹھہری تصویر بھی نہیں بہلا سکتی۔ ہاں تصویر سے وابستہ مضامین بعض دفعہ تسکین بخشتے ہیں۔ مگر ان تصویروں سے وابستہ تو کوئی مضمون بھی ایسا نہیں جو دل کی تسکین کا موجب بن سکے۔ صرف آگ بھڑکانے والے مضامین ہیں اور ہر شخص جانتا ہے، جس کو یہ تجربہ ہوگا وہ جانتا ہوگا کہ میں جھوٹ کی پرستش کر رہا ہوں۔ ایک بھڑکی لگی رہتی ہے جو بجھتی نہیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ جتنا آگے بڑھتے ہیں پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ سمندر کے پانی پی کر پیاس بجھانے والے جاہل سوائے اس کے کہ ہلاکتوں کی طرف بڑھ رہے ہوں اور ان کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ دن بدن توحید ایم۔ٹی۔اے کی طرف بڑھ رہی ہے اور جہاں جہاں یہ آواز پہنچی ہے، جہاں جہاں یہ تصویر پہنچی ہے اس نے دلوں کی پاکیزگی کا سامان شروع کردیا ہے۔

تو معاشرے کو نگران ہو جانا چاہئے۔ احمدی نظام کو ہر جگہ مستعد ہو جانا چاہئے۔ جہاں جہاں یہ بیماریاں داخل ہو رہی ہیں ان کا دائرہ کر لیں کیونکہ وہ فحشاء کی بیماریاں ہیں جو پھیلنے والی ہیں۔ ایسی بیماریاں ہیں جو آگے لگیں گی اور پھر سارے معاشرے کو بے کار کر دیں گی۔ اس لئے ان کے گرد گھیرے ڈال لیں تاکہ ان کا گند آگے دوسرے پاک گھروں میں منتقل ہی نہ ہو سکے۔ بائیکاٹ اس طرح نہ سہی مگر جو جانے والے ہیں ان کو سمجھائیں تو سہی۔ جب بھی وہ ایسا گند دیکھیں اٹھ کر آ جائیں وہاں سے کہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم نے یہ کرنا ہے تو ہمارا آنا جانا تمہارے گھر میں منقطع ہو جائے گا۔ جو بھی ذریعے اختیار کریں نیچے سے اوپر کی طرف سفر کریں یعنی رجس کو پاک کریں۔ آخری مقام یعنی جھوٹ کے قلع قمع کرنے کے ذریعے سے سفر اختیار کریں اور معاشرے سے جھوٹ کی بیخ کنی کے پروگرام بنائیں۔ کسی بچے کا جھوٹ برداشت نہ کریں چاہے وہ مذاق میں ہو۔ یہ وہ ایک صورت ہے جس کے نتیجے میں یہ جو بہت بڑی اور بھیانک جنگ ہمارے سامنے ہے، معاشرتی خباثتوں سے اپنے خاندانوں کو اور اگلی نسلوں کو پاک اور محفوظ رکھنا، یہ نصیب ہوگی تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے کا فیض بھی عام ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور جب ذوق درست ہوں گے تو پھر اس مضمون میں بھی لوگوں کو دلچسپی ہوگی جو ایم۔ٹی۔اے کا مضمون ہے یعنی اللہ اور اس کے رسول کی باتیں اور معلومات جو حق پر مبنی ہیں اور مصنوعی نہیں ہیں، جو سر تا پا سچ ہیں۔

ایسا ایک نظام ٹیلی ویژن کا جس میں اداکاری کا کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے یہاں تک کہ جب ایک عرب عورت نے ایک خبر پڑھنے والے کو اس طرح دیکھا کہ اس نے ایک پاؤں موٹر کے اوپر رکھا ہوا تھا ایک باہر تھا تو مجھے احتجاج کا خط لکھا۔ ابھی وہ احمدی نہیں ہوئی تھیں اب خدا کے فضل سے مخلص احمدی بن چکی ہیں۔ اس نے کہا مجھے تو آپ کے پروگرام سے محبت اس لئے تھی کہ محض سچ ہے اس میں کوئی بھی اداکاری نہیں۔ جب آپ کھانا کھا رہے ہوتے ہیں جب بیٹھے ہوئے بچوں میں باتیں کرتے ہیں مجال ہے جو کوئی مصنوعی بات بھی آپ کے چہرے مہرے، آپ کی زبان پر اور ان بچوں کے چہرے مہرے اور زبان پر ہو جو آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوتے ہیں۔ کہتی ہیں میں تو FASCINATE ہو جاتی ہوں ان باتوں سے، کہ شکر ہے خدا کا کہ ایک ٹیلی ویژن تو ایسا ہے جو سچ پر مبنی ہے۔ کہتی ہیں جب میں نے اس خبریں پڑھنے والے کو دیکھا جو مصنوعی اداکاروں کی نقل کر رہا ہے اور اپنی طرف سے خبروں کا معیار بڑھا رہا ہے تو اسی وقت میرا دل بے قرار ہوگیا، میں نے کہا ابھی آپ کو لکھتی ہوں کہ خبروں کا معیار بڑھا نہیں رہا، گرا رہا ہے۔ آپ کی خبروں کا معیار تو سچائی سے اونچا ہوتا ہے۔ آپ کے ٹیلی ویژن کا تو لطف ہی یہ ہے کہ اس میں کوئی اداکاری کا دخل نہیں۔ پس جوں جوں آپ سچ کی خدمت کریں گے، سچ کا ذوق بڑھائیں گے ایم۔ٹی۔اے کو اللہ تعالیٰ نئی وسعتیں عطا فرمائے گا، نئے افق عطا فرمائے گا اور جوں جوں ایم۔ٹی۔اے کے ساتھ لوگوں کا تعلق بڑھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسلام کی قدروں کے دائرے میں آ جائیں گے اور پھر ان کو باہر نکلنے کا وہم بھی پیدا نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ وہ دائرہ ہے جو دن بدن ان کو بڑی قوت کے ساتھ خدائے واحد اور محمدؐ رسول اللہ کی طرف کھینچ لے گا۔ اللہ کرے کہ ہمیں ان تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا ہو۔

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

اداریہ بقیہ صفحہ (۲)

"میری روح بول اٹھی کہ نجات کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے۔ حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہے ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵)

پھر فرماتے ہیں :-

"نجات یافتہ کون ہے ؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے اس کے ہم مرتبہ کوئی رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ (کشتی نوح بحوالہ ہماری تعلیم ص ۹)

(باقی) منیر احمد خادم

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد ۔ کراچی ۔ فون ۔ 629443

طالب دعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC
19 A. JAWAHAR LAL NEHRU ROAD
CALCUTTA - 700081.

STAR CHAPPALS
PH :- 543105
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105 / 661, OPP, BLOCK NO - 7 FAHIMABAD COLONY,
KANPUR - 1 - PIN 208001

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072 PH. 26-3287

C. K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

آئندہ زمانے کی جنت کی تعمیر کے لئے

پردے کی روح کو سمجھنا اور اسے نافذ کرنا حد سے زیادہ ضروری ہے

عورت کا وقار اور عورت کی عزت اسلام کے پردے کی تعلیم سے وابستہ ہے

(خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ ۲۹ جولائی ۱۹۹۵ء بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ)

(پانچویں قسط)

پس قرآن کریم کے حوالے سے میں بعض آیتیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "قرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ" کہ زیادہ تر اپنے گھروں میں رہا کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کام کی غرض سے باہر نہ نکلو۔ باہر نہ نکلنے کا مضمون ایک اور جگہ ایک سزا کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے یہاں ہرگز وہ مراد نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ بے ضرورت باہر نکلنے کا شیوہ اختیار نہ کرو یہ اچھا نہیں ہے۔ گھر میں بہت سے تمہارے کام پڑے ہوتے ہیں۔ گھروں کو صاف ستھرا پاکیزہ بناؤ، کشش کا موجب بناؤ۔ تمہارے بچے بھی گھر آکر تسکین حاصل کریں، تمہارے بڑے بھی تو اپنے وقت کو اس طرح بکھیر کر ضائع نہ کرو بلکہ کار آمد مقاصد میں استعمال کرو، یہ مراد ہے۔

"ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ" اور جاہلیت کے انداز کے سنگھار پٹار اختیار نہ کرو۔ کیونکہ وہ جاہلیت کے جو سنگھار تھے وہ غیروں کو دعوت دینے والے ہوا کرتے تھے اپنوں کی نظر کی تسکین کے لئے نہیں ہوا کرتے تھے۔ اور اس کے بدلے کیا کرو؟ "واقمن الصلوٰۃ و آتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ" تمہاری تسکین اس بات میں ہے کہ نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو، غریبوں کی ہمدردی میں خرچ کرو، اللہ کی خاطر مذہبی مقاصد پر خرچ کرو۔ "واطعن اللہ ورسولہ" اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

اب اس تعلق میں اچانک نماز کے قائم کرنے کا جو بیان فرمایا ہے دراصل وہ عورتیں جن کو باہر پھرنے کی عادتیں پڑ جائیں نہ ان کی نمازوں کے کوئی اوقات باقی رہتے ہیں، نہ وہ اپنے بچوں کی نمازوں کی نگرانی کر سکتی ہیں، نہ ان کو نیک نصیحت کر سکتی ہیں۔ آپ دیکھ لیں بے شک، ان عورتوں کی مثالیں آپ کے سامنے ہونگی، آپ کے دائیں بائیں ہونگی جن کا شیوہ ہی یہ ہو کہ گھر سے نکلیں اور باہر سیر سپاٹا کریں یا شاپنگ کریں۔ شاپنگ اچھی چیز ہے کوئی حرج نہیں۔ مگر شاپنگ روزمرہ کی ضرورت نہ رہے بلکہ ایک زندگی کا مقصد بن جائے یہ وہ چیزیں ہیں جس سے باہر نکلنے کی عادتیں پڑتی ہیں اور جو احمدی ہیں ان بے چاریوں کی تو حد دوڑ جو ہے وہ شاپنگ تک ہی ہوتی ہے۔ جو غیر احمدی ہیں وہ پھر کلبوں میں جانے لگتی ہیں اور جو غیر احمدیوں کے اثر کے نیچے ہیں وہ اس قسم کے شیوے اختیار کر لیتی ہیں۔ بیرونی زندگی ہے۔ بہانہ یہ ہے کہ فلاں سوسائٹی کے ہم ممبر ہیں، فلاں سوسائٹی میں حصہ لے رہی ہیں مگر گھر کے لئے وقت ہی نہیں رہتا۔ نتیجۃً وہ گھر ویران سا ہو جاتا ہے، اس میں گھر والے دوسرے افراد کو دلچسپی نہیں رہتی اور ایک بڑا مقصد گھر کے ساتھ عورت کا تعلق باندھنے میں قیام نماز ہے۔ آئندہ نسلوں کو اگر احمدی خواتین نمازوں پر قائم کر دیں تو ایک بہت بڑا احسان ہے اور قیام جنت کا سب سے اول ذریعہ یہی ہے۔ لیکن وہ عورتیں جو زیادہ تر گھروں سے باہر دوڑتی پھرتی ہیں ان کو گھروں میں نماز قائم کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی۔

یہ میرا تجربہ ہے اور میں وسیع نظر رکھنے کے بعد آپ کو یہ بات بتا رہا ہوں، نام لئے بغیر کہ ایسی عورتیں جب خود نمازیں پڑھتی ہیں تو اکثر ٹکریں مارنے والی نمازیں ہوتی ہیں کیوں ان کو دو مصروفیتوں کے درمیان وقت ہی پورا نہیں ملتا اور جلدی سے گلے سے اتاری کہ اچھا جی اب نماز پڑھ لی اب باہر چلیں۔ اور اپنے بچوں کو پانچ وقتہ نماز کی عادت ڈالنا تبھی ممکن ہے اگر گھر میں عورت گھر کی ملکہ بن کے رہے۔ ان کے تمام معاملات اس کے کنٹرول میں ہوں، اس کی نظر کے سامنے سب چیزیں چل رہی ہوں، اپنے بچوں کو صبح بھی نماز پہ اٹھائے، رات کو بھی نماز کی توجہ دلائے اور پھر صبح خود نماز پر اٹھنے کی عادت ہو، یہ گھریلو زندگی کے طبعی پھل ہیں جن کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے۔

بیرونی زندگی اگر ضرورت سے زیادہ بڑھ جائے تو راتیں دیر تک ضائع ہو جاتی ہیں۔ رات گئے تک انسان ایسی مصروفیتوں میں پڑا رہتا ہے کہ اکثر ایسی عورتوں کو صبح نماز پہ اٹھنے کی توفیق ہی نہیں ملتی، ہمت ہی ان میں نہیں رہتی۔ اور وہ ساری عورتیں پھر صبح اگر بے کار ہوں تو ان کا دن صبح ساڑھے دس، گیارہ بجے شروع ہوتا ہے۔ اٹھ کر ناشتہ کرتی ہیں اور پھر تھوڑا سا جو وقت باقی رہتا ہے اس میں اگر کھانا انہوں نے خود پکانا ہو تو پکایا اور لگا کر پھر آپ باہر چلی گئیں۔ پھر شام کی مصروفیت، پھر رات کی مصروفیت، ایک چکر ہے، بدچکر جس میں مبتلا ہو کر ان کو تسکین نہیں ملتی۔ اس لئے زندگی بظاہر ایک دلچسپ اور دیدہ زیب ہے لیکن آپ اس کا تجزیہ کر کے دیکھیں ہر وقت کی بے چینی ہے، ہر وقت کی مصیبت ہے۔

اسلام تسکین پیدا کرنا چاہتا ہے، قرار بخشنا چاہتا ہے، تحریک کر کے آپ کو بے وجہ متموج نہیں کرنا چاہتا کہ ہر وقت ایک ہنگامہ برپا ہو اور اس کا ماحصل کیا ہو، سارے دن کے آخر پر اپنا حساب کتاب کرنے بیٹھیں تو جیسی بے چینی لے کر دن شروع کیا تھا وہی بے چینی آخر پر اسی طرح رہی۔ باہر بہت نکلنا، بہت زیادہ مجالس میں اس طرح بیٹھنا عورت کے لئے اور بھی مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔ ہر عورت ایک اقتصادی معیار پر نہیں ہوتی نسبتاً زیادہ امیر عورتیں ہیں وہ زیادہ قیمتی سنگھار پٹار کرتی ہیں، وہ زیادہ قیمتی کپڑے پہنتی ہیں ان کے فیشن اور قسم کے ہوتے ہیں اور ان کی دولت کے قصے بھی مجلسوں میں چل رہے ہوتے ہیں۔ تو ایسی عورتیں بے چاریاں ہر وقت بے چین ہوتی چلی جاتی ہیں اور بھی زیادہ بے چین ہوتی چلی جاتی ہیں کہ فلاں کے پاس گئے دیکھا اس کا کتنا اچھا جوڑا تھا، دیکھا اس نے کہاں سے سنگھار لیا تھا، یہ اس نے امریکہ سے منگوایا تھا، یہ جرمنی سے حاصل کیا تھا اور وہ جو سلائی کی ہے یہ تو کراچی میں جو سب سے مہنگی سلائی والی دکان ہے وہاں سے لی ہوئی ہے۔ مشغلہ ہی یہ ہے، باتیں ہی یہ ہو جاتی ہیں، نماز کے ذکر کا موقع کب ملے گا۔ ذکر الٰہی ان باتوں میں سجتا ہی نہیں ہے، پھبتا ہی نہیں ہے۔ اور قرآن کریم نماز کے قیام اور ذکر الٰہی کا ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جہاں یہ پیدا ہو جائے وہاں وہ عورتیں اگر سمجھتی ہوں کہ وہ لذتوں سے محروم ہیں تو بالکل دھوکہ ہے۔ جو تسکین جو وقار ان عورتوں کے چہروں پر ظاہر ہوتے ہیں وہ چیز ہی اور ہے۔

بچپن میں ہم نے کثرت سے قادیان میں ایسی چلتی پھرتی جنتیں دیکھی ہیں۔ ان کا مقام، ان کا مرتبہ ہی الگ ہے۔ وہ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو ادنیٰ اور ذلیل اور حقیر سمجھتی ہیں، ان میں محرومی کا کبھی بھی احساس پیدا نہیں ہوا۔ ہاں جو لوگ ان سے ملنے آتے ہیں ان کو تسکین ملتی ہے۔ جو قریب بیٹھتے تھے ان کو ایک روحانی لذت عطا ہوتی تھی۔ پس اسی دنیا میں رہتے ہوئے وہ اس دنیا کی وجود بن جاتی ہیں۔ یہ وہ عورتیں ہیں جنہوں نے جنت دوبارہ پیدا کرنی ہے اور جو دوبارہ جنت پیدا کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ ان کی اولادیں بھی نیکیوں پر قدم مارتی ہیں، ان کے مزاج بھی ہمیشہ اللہ کی طرف مائل رہتے ہیں اور نیک باتوں سے لذت پاتے ہیں۔ پس بظاہر چھوٹی سی باتیں ہیں کوئی گناہ بھی نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ جو باہر نکلتی ہیں وہ گناہوں کی خاطر نکلتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بڑی بڑی نیک بیبیاں ہیں اپنے آپ کو سنبھالتی ہیں۔ نکلتی ہیں تو شوق کی خاطر۔ مگر مومن کا وقت ضائع ضرور ہو جاتا ہے ایسی باتوں میں اور ان کے ذہنی رجحانات کو یہ باتیں متعین کرتی ہیں اور ان رجحانات کا اثر آئندہ نسلوں پر اور گھر کے ماحول پر ضرور پڑتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ یہ ماحول ذکر الٰہی کے لئے ایسا اجنبی ماحول بن جاتا ہے کہ وہاں وہ پودا لگ نہیں سکتا اور اسی پودے کا نام تو دراصل شجرہ طیبہ ہے۔ وہی تو پودا ہے جس نے جنت بنانی ہے۔

پس گھر میں اگر اللہ کے ذکر کی باتیں ہوں، خدا کی محبت اور پیار سے آپ کی زندگیاں تسکین پانے والی ہوں اور پھر جو عورت کی طبعی ضروریات ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے اس میں بھی دلچسپی ہو، وہ بے رونق اور بدزیب دکھائی نہ دیں، سلیقے والیاں ہوں لیکن معتدل مزاج کی، متناسب زندگی اختیار کرنے والی تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہرگز ان کا شاپنگ کرنا بھی گناہ نہیں بن سکتا، ہرگز ان کا دوسری دلچسپیوں میں حصہ لینا بھی گناہ نہیں بن سکتا۔ مگر اگر اتنی دلچسپی لی جائے کہ دین سے نظریں غافل ہو جائیں اور دنیا کی طرف مائل ہو جائیں بلکہ چپکنے لگیں دنیا سے، تو یہ وہ خطرناک منزل ہے جس کے بعد پھر واپسی کی توقع بہت کم رہ جاتی ہے۔ بظاہر یہ عورتیں پاکباز بھی دکھائی دیں تو آئندہ کے لئے پاک بیج چھوڑ کر نہیں جاتیں بلکہ معاشرہ دن بدن گرتا چلا جاتا ہے اور اس میں شجرہ خبیثہ کے پنپنے کے لئے زیادہ سازگار ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ یہ ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے نمازوں کو قائم کرو تمہارا اولین فرض ہے۔ زکوٰۃ دو اور زکوٰۃ دینا اپنی ذات میں ایک لذت رکھتا ہے۔ آپ میں سے وہ خواتین اور بہت سی ہونگی، میں امید رکھتا ہوں، جن کو غریبوں سے ہمدردی ہے غریبوں پر کچھ نہ کچھ خرچ کرنا ان کا ایک دائمی مزاج بن چکا ہوتا ہے۔ وہ جانتی ہیں کہ جو کسی غریب کی ضرورت پورا کرنے میں لذت ہے وہ کسی سے تحفہ پانے میں لذت نہیں ہوتی۔ زمین آسمان کا فرق ہے۔ کہاں وہ لذت کہ کسی بھوکے کو آپ کھانا کھلانے کا موجب بنیں، کسی غریب عورت کو جو تن ڈھانپنا چاہتی ہے مگر تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے نہیں اس کو مخفی ہاتھوں سے کپڑے پہنائیں اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ کی پیار کی نظر یہاں پر پڑ رہی ہوگی۔ کہاں یہ لذت اور کہاں کسی سے ایک اچھا قیمتی زیور تحفے میں حاصل کر لینا۔ وہ آیا اور گیا بات ختم ہو گئی، شکریے ادا ہو گئے۔ مگر جو عطا کی لذت ہے وہ ایک دائمی لذت ہے۔ وہ ایسی لذت ہے جو آپ کے کردار پر گہرے اثر مترتب کر جاتی ہے۔ آپ کو پہلے سے بہتر بناتی چلی جاتی ہے، آپ کی عزت اپنی نظروں میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور خدا کی نظر میں بھی آپ کی عزت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پس لذتیں مختلف قسم کی ہیں۔ ایکسائٹمنٹ (Excitement) میں بھی لذت ہے، تسکین میں بھی لذت ہے، کچھ مانگنے اور لینے میں بھی لذت ہے، کچھ عطا کرنے میں بھی لذت ہے۔ اللہ نے جو اسلام کا مزاج بنایا ہے اس کا تعلق عطا کی لذتوں سے ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" (آل عمران: ۱۱۱)۔ اے امت محمدیہ آج تک جتنی بھی امتیں نکالی گئی ہیں تم ان میں سے بہتر ہو۔ کیوں بہتر ہو؟ "اخرجت للناس" کیونکہ تم بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کی گئی ہو، تم سے خیر دوسروں کی طرف چلتا

"جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ہر ایک شخص کھڑا ہو گیا ہے اور زمینی پانی کو کچھ ابال آیا ہے تو اٹھو اور خبردار ہو جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہ برسا ہے اور کسی دل پر الہامی بارش ہو گئی ہے

(مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہفت روزہ بدر کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوایئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینیجر)

ہے، جاری ہوتا ہے، تمہارا فیض غیروں کو عطا ہوتا ہے، تمہارا ہاتھ ان کے سامنے فیض پانے کے لئے نہیں پھیلایا ہوا وہ تم سے فیض پاتے ہیں۔ یہ بنیادی وجہ ہے کہ تم بہترین ہو اور امر واقعہ یہ ہے کہ جن کا فیض دوسروں کو پہنچے، جو سکون ان کو نصیب ہوتا ہے، جو چین وہ پاتے ہیں اس کی کوئی مثال دنیا میں اور دوسری جگہ دکھائی نہیں دیتی۔ اپنے ہاتھ سے اپنی ضرورتیں کم کرکے، اپنی ضرورتیں کاٹ کر، اپنے بچوں کی ضرورتیں کم کرکے اور کاٹ کر غریبوں کی خاطر خرچ کرنا یہ بھی ایک نشہ رکھتا ہے اور یہ وہ نشہ ہے جس کا کوئی Han-g Over نہیں ہے، کوئی بعد میں ضمیر کے چرکے نہیں ہیں بلکہ ایسی لذت ہے جو دائمی آپ کے وجود کا حصہ بن جاتی ہے۔ پس قرآن کریم نے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر فرمایا کہ تمہیں لذتیں چاہئیں تو دیکھو لذتوں کے بہت سے سامان ہم نے مہیا کر دیئے ہیں۔ تم بنی نوع انسان کی ہمدردی میں خرچ کرو، نیک کاموں میں خرچ کرو پھر دیکھو کہ تمہیں کیسا سکون نصیب ہونا ہے۔

تو اسلام عورت کو محروم کرنے کے لئے نہیں بلکہ عورت کی حفاظت کے لئے، اس کی عظمتوں کے قیام کے لئے، اس کو ایسی تسکین بخشنے کے لئے آیا ہے کہ جس کے نتیجے میں وہ غیروں کی تسکین پورا کرنے میں کھلونا نہ بنے بلکہ دنیا کو ایک دائمی تسکین دینے کا موجب بن جائے جو گناہ سے پاک ہے، جو ایک ہمیشہ کی زندگی، اپنے اندر رکھتی ہے، ایک ایسی تسکین جو نسلاً بعد نسل ورثے میں ملتی چلی جاتی ہے۔ یہ وہ پردے کی روح ہے جس کی آپ نے حفاظت فرمانی ہے۔

میں نے بتایا تھا قرآن کریم کا تو بہت ہی گہرا اور وسیع مضمون ہے ایک ہی آیت کے مختلف پہلوؤں میں انسان ڈوب کر دیکھے تو وہ مضمون گھنٹوں بیان ہو سکتا ہے مگر وقت کی رعایت سے جواب صرف چند منٹ رہ گیا ہے میں چند احادیث آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نیک اور پاک نصیحت کا آپ پر گہرا اثر پڑے اور اس کے نتیجے میں جو میں کہہ رہا ہوں اسے قبول کرنے میں آپ کو مدد ملے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دنیا تو سامان زیست ہے، ایک متاع ہے لیکن سب سے بڑی متاع جو انسان کو عطا ہوئی ہے وہ نیک عورت ہے جس سے بڑھ کر کوئی دنیا کی متاع نہیں (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح، باب افضل النساء)۔

اب یہ حقیقت ہے جن مردوں کے نصیب میں نیک بیبیاں آجائیں ان کے گھر جنت بن جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی چیز ان کی زندگی میں لذت پیدا نہیں کر سکتی، ان کی زندگی کو اطمینان نہیں بخش سکتی، ان کی بے قراریاں دور نہیں کر سکتی، ان کی بے اطمینانیوں کا حل نہیں ہے جیسا ایک پاک بی بی جو وفادار ہو، نیک ہو، نیک مزاج ہو، اور نیک کاموں میں اپنے خاوند کی مددگار اور تعاون کرنے والی ہو۔ ایسی عورتوں کی ضروری نہیں شکل اچھی ہو۔ اچھی شکل والی اگر عادتیں بد ہوں تو بعض دفعہ تھوڑی دیر میں ان کی شکلیں بہت ہی بری لگنے لگ جاتی ہیں۔ جتنی اچھی صورت ہو بد عادتیں ان کو بھی بدزیب دکھانے لگتی ہیں۔ وہ منہ کو آتی ہیں کہ یہ کیا، شکلیں دیکھو اور عادات دیکھو۔ لیکن اگر بدصورت عورت ہو وہ سمجھتی ہے بعض دفعہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حسن نہیں دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک حسن کی صلاحیت بخشی ہے۔ بدصورت عورت بھی ہو اور نیک ہو، فطرۃً نیک مزاج ہو تو لازماً اس کا اثر اپنے خاوند پر بالآخر ضرور غالب آتا ہے۔ جو قدر اس کی دل میں پیدا ہوتی ہے اور باقی رہتی ہے ویسی دوسری حسین عورت کی ہو ہی نہیں سکتی۔ حسن تو چند دن میں اپنی لذت کھو دیتا ہے اس سے آشنائی اس کی لذت کو بوسیدہ کر دیتی ہے۔ مگر نیکیوں سے آشنائی لذتوں کو دوام بخشنے والی ہے۔ کبھی کوئی انسان کسی نیکی سے بور نہیں ہوتے دیکھا، نہ ہو سکتا ہے۔ ایک نیک مزاج آدمی ہو آپ کے ساتھ چل رہا ہو اس کی نیکی کا حسن جب بھی جلوہ گر ہوگا آپ کو غیر معمولی کشش سے اپنی طرف کھینچے گا۔ اس کی قدر و منزلت آپ کے دل میں بڑھتی چلی جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ جب نیکیوں کا ذکر فرماتا ہے تو بوریت کے مضمون کے طور پر نہیں بلکہ لذت کے ایک نہایت ہی اعلیٰ اور ستھرے ہوئے ایک روحانی منظر کشی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اگر لذتیں ڈھونڈنی ہیں تو اس ملاء اعلیٰ میں لذتیں ہیں جو نیکیوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کا خلاصہ یوں بیان فرمایا کہ دنیا میں تو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی متاع پیدا کی ہے۔ یہ ہے ہی متاع، عارضی فائدوں کی دنیا ہے مگر سب سے اچھی متاع نیک عورت ہے۔ اس سے بہتر زندگی کی کوئی متاع نہیں ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عورت سے جو تعلق تھا آپ کی ذات میں اس کو نماز کے ساتھ باندھا ہے، حیرت انگیز بات ہے۔ فرماتے ہیں دنیا کا دل اس میں ہوگا، اس میں ہوگا، میرا دل تو یا نماز میں اٹکا رہتا ہے یا عورت میں ہے یا خوشبو میں ہے۔ اور نماز اور خوشبو کے ساتھ عورت کے مضمون کو باندھ کر یہ بتا دیا کہ اس تعلق میں کوئی نفسانیت نہیں ہے کیونکہ نہ خوشبو میں نفسانیت ہے نہ عبادت میں نفسانیت ہے۔ عبادت کی جو اعلیٰ قدریں ہیں وہ ایک نیک بیوی کی رفاقت سے انسان کو نصیب ہوتی ہیں اور یہ جو جنت ہے یہ آئندہ نسلوں میں جاری و ساری ہو جاتی ہے، آئندہ جنتوں کے قیام کے لئے ضروری ہو جاتی ہے۔

اس پہلو سے آپ پردے کی روح کو سمجھ کر اپنے اوپر پابندی سمجھ کر اختیار نہ کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ آپ کو عظیم نصیحتیں کی جا رہی ہیں۔ مردوں کی غلامی سے آزاد کیا جا رہا ہے۔ بے پردگی کی تعلیم دینے والے مرد ہرگز آپ کی خاطر یہ نہیں کر رہے، اپنے نفس کا کھلونا بنانے کی خاطر یہ کر رہے ہیں۔ اس لئے دنیا کی سب سے زیادہ مہنگی انڈسٹری کاسمیٹکس (Cosmetics) کی انڈسٹری ہے جہاں ارب ہا ارب ڈالر وہ کھینچ کر لے جاتے ہیں اور مرد چاہتے ہیں کہ عورت کو ننگا کریں اور دکھائیں اور وہ محتاج ہوں Artificial ذرائع سے مصنوعی حسن کی تعمیر کی اور محتاج ہوتی چلی جائیں اور اس طرح دنیا کی دولتیں چند ایسے ہاتھوں میں سمٹتی چلی جائیں جن کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ عورت کو ایک بے عزت کھلونے کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ قرآن آپ کی عزت قائم کرنا چاہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آپ کی عزت کا قیام چاہتے ہیں۔ ہرگز آپ کو بے وجہ پابند نہیں فرمانا چاہتے اور آپؐ کی تو ادا ادا سے یہ بات پھوٹتی تھی۔ دیکھیں کون نبی ہے جس نے یہ کہا ہو کہ تمہاری جنتیں تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہیں۔ نکال کے تو دکھائیں۔ تمام دنیا پر نظر ڈال کے دیکھ لیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا دنیا کا کوئی نبی نہیں ہے جس نے عورت کو ایسا عزت کا مقام بخشا ہو۔ تمام اسلامی تعلیم، تمام مذاہب کی تعلیم دراصل اسی مقصد کے لئے ہے کہ انسان کو جنت عطا ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں تمہاری ماؤں کے قدموں تلے جنتیں ہیں۔ کتنا بڑا وسیع مضمون ہے۔ اس مضمون کا اس سے بھی تعلق ہے جو میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ اگر مائیں جنت بنانے والی ہونگی تو ان کے قدموں سے ان کی اولادیں جنتیں لوٹیں گی اور وہ جنتیں ورانتاً آگے چلتی چلی جائیں گی۔ لیکن اگر مائیں ایسی نہ ہوں تو انہی قدموں کے نیچے جہنم بھی ہو سکتی ہے۔ پس جس تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عورت کا مقام اور مرتبہ پیش کر رہے ہیں اس تعلق کو سمجھیں، اس مضمون کے حوالے سے اس حدیث کا معنی سمجھنے کی کوشش کریں۔

فرماتے ہیں تمہاری جنتیں تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہیں۔ ایک فرماں بردار اولاد کا تصور بھی اسی سے پیدا ہوتا ہے، اسی سے پھوٹتا ہے۔ ایسی نیک ماں کا تصور جس کے قدموں میں جتنا اولاد آئے اتنا ہی وہ جنت کے قریب ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ مضمون بھی اس میں موجود ہے۔ پھر یہ کہ عورت کو کتنا بلند مقام حاصل ہے یعنی مردوں، باپوں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں دکھائی۔ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت دکھائی ہے۔ پھر ماؤں کی ٹھنڈی چھاؤں کا ذکر بھی موجود ہو گیا۔ کیسے ماں کی ٹھنڈی چھاؤں خواہ وہ بوڑھی بھی ہو جائے ہمیشہ اولاد پر تسکین کے سائے ڈالتی ہے۔ ایک بوڑھی ماں کا غم بھی بوڑھی اولاد کو بعض دفعہ بے چین کر دیتا ہے۔ خود بڑی عمر کو پہنچ چکی ہیں لیکن ماں کی کمی پوری نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماؤں کے قدموں تلے جنت کا ایک یہ معنی بھی ہے۔ جیسی ماں کی ٹھنڈی چھاؤں ہے جیسی اس کی تسکین ہے ویسی کسی اور رشتے کو نصیب نہیں۔ تو عورت کے مقام کو دیکھیں کہاں سے اٹھا کر کہاں تک محمدؐ رسول اللہ نے پہنچا دیا۔ کیسے ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عورت کی حق تلفی کی تعلیم دیں۔ آپؐ نے تو قدم قدم پر عورت کے حقوق کی حفاظت فرمائی۔ ایسی حفاظت فرمائی کہ دنیا میں کبھی کوئی انسان، کوئی مرد ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے عورت کے حقوق کی خاطر ایسی جدوجہد فرمائی ہو۔ ادنیٰ باریک باتوں کا خیال رکھا۔ ایک دفعہ ایک اونٹ کو ذرا تیزی سے بھگایا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "قواریرا قواریرا" اس پہ عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں، وہ تو شیشے ہیں ان کا خیال رکھنا۔ اس باریک نظر سے آپ نے عورت کا خیال رکھا ہے کہ وہ گھر جو اسلام بظاہر عورت کے سپرد کرتا ہے اس میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب مردوں سے بڑھ کر اپنی بیویوں کے مددگار ہوتے تھے بلکہ بعض دفعہ ان سے بڑھ کر گھر کے کام کر لیا کرتے تھے۔ پس یہ وہ دونوں کا باہم نیکیوں پر تعاون ہے جو دنیا کو جنت عطا کرے گا۔ یہ مضمون تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بہت وسیع ہے بکثرت حوالے میرے پاس ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح بھی شامل ہیں مگر اب چونکہ وقت ہو چکا ہے نماز کا وقت قریب ہے اس لئے اب میں اجازت چاہتا ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ ان چھوٹی چھوٹی رسمی بحثوں میں اپنے وقت ضائع نہیں کریں گی کہ فلاں کا پردہ اچھا ہے یا میرا پردہ اچھا ہے۔ فلاں ضروری یا غیر ضروری ہے۔ اگر روح اسلام کو آپ سینے سے چمٹائے رکھیں، اگر آپ کے دل اسلام کی روح کے ساتھ دھڑکتے ہوں تو ظاہری پردہ خواہ اس نوعیت کا ہو یا اس نوعیت کا ہو یقیناً آپ مقام محمود پر ہیں۔ یقیناً وہ آپ ہی ہیں جن سے انشاء اللہ پردے کی روح ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ یاد رکھیں اگر احمدی خواتین نے یہ جھنڈے ہاتھ سے چھوڑ دیئے تو آج دنیا میں کوئی نہیں جو ان جھنڈوں کو اٹھائے۔ پھر اسلام کا یہ علم گر جائے گا اور ہمیشہ کے لئے گر جائے گا۔ آپ کو خدا نے پیدا کیا ہے کہ ان جھنڈوں کو بلند رکھیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو، آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

انتخاب سیکرٹری وقف نو

جن جماعتوں میں سیکرٹری وقف نو کا انتخاب یا تقرر عمل میں نہیں آیا اور وہاں وقف نو کے بچے موجود ہیں۔ براہ مہربانی وقف نو کا انتخاب کروا کر دفتر شعبہ وقف نو قادیان کو مطلع فرمائیں

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید
قادیان

بچے کو زبانیں سکھانے کی طرف ابھی سے توجہ دیں۔ اردو، عربی، اور مقامی زبان سیکھنا ہر بچے کے لئے لازمی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور زبان مثلاً انگریزی سپینش فرنچ وغیرہ جو آپ سکھا سکتے ہوں بچے کو سکھائیں۔ (از نصاب وقف نو)

ارشاد نبوی

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)

— (منجانب) —

رکن جماعت احمدیہ بمبئی

"اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے"۔ (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

بقیہ صفحہ اوّل (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

پرکھتے تھے توانہیں بودا پاتے تھے۔ اس وجہ سے وہ رفتہ رفتہ مذہب سے ہی دور ہٹتے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ مذہب لوگوں کے طرز عمل میں اس وقت صحیح تبدیلی پیدا کرتا ہے جب لوگوں کا دل اور دماغ دونوں اس مذہب پر ایمان رکھتے ہوں۔ اگر صرف دل میں مذہب ہو اور دماغ میں نہ ہو تو فرضی عقائد سے ان کی موافقت مصنوعی ہو جاتی ہے۔ اس سے ان کی زندگیوں میں کوئی بہتر تبدیلی نہیں آتی۔ اور جب مذہبی لیڈر اس کیفیت میں ہوں تو وہ لوگ متشدد تو ہو جاتے ہیں لیکن وہ لوگوں کی زندگیوں میں اچھی تبدیلی پیدا کرنے کی طرف سے غافل ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگوں کی اخلاقی حالتوں کو بہتر بنانے کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے مثلاً ملاں کو صرف اسی بات میں دلچسپی ہے کہ لوگ ختم نبوت پر یقین رکھتے ہوں خواہ وہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ یقین کریں اور ان کے آسمان سے جسمانی نزول کا اعتقاد رکھتے ہوں۔ خواہ وہ نمازیں پڑھیں یا نہ پڑھیں یا مختلف اخلاقی برائیوں میں ملوث ہوں جب تک وہ ملاں کے سامنے سر جھکاتے رہیں ملاں خوش رہتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب مذہب کی یہ حالت ہو تو پھر خدا کی طرف سے اس کے روحانی احیاء کے لئے نبی آتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ وہ آنے والا نیا مذہب ہی لے کر آئے لیکن ایسے حالات میں صرف خدا کی طرف سے آنے والا ہی انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ انسانی کوششوں سے یہ انقلاب نہیں آ سکتا۔

دجال کیا ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبویہ کی روشنی میں تفصیل سے دجال کی علامات اور خردجال کا ذکر کر کے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ان پرحکمت کلمات کو اگر ظاہر پر محمول کر کے ظاہری و جسمانی دجال اور خردجال پر محمول کریں گے تو آپ کبھی حقیقت کو پا نہیں سکیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے دیگر علماء کے اس بارہ میں خیالات کا ذکر کرنے کے بعد احمدیہ نقطہ نگاہ سے دجال اور خردجال کی وضاحت فرمائی۔

اس سوال کے جواب میں کہ قرآن خدا کی طرف سے کامل کتاب ہے اور اس میں تبدیلی ممکن نہیں تو پھر مسلمان اس کتاب کی موجودگی میں آپس میں کیوں لڑ رہے ہیں اور ذلیل ہو رہے ہیں؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امّت ۷۲ فرقوں میں بٹ جائے گی اور ان کے علاوہ صرف ایک ۷۳ویں جماعت ہوگی جو دوزخ سے نجات پائے گی۔ جماعت کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ وہ ایک لیڈر کے تابع منظم ہونگے۔ یہ ۷۳ویں جماعت کون سی ہے؟ اس کی پہچان کے مختلف طریق ہیں۔ اول تو یہ دیکھیں کہ اس میں جماعت کی خصوصیات پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ اس جماعت کو یونیورسل ہونا چاہئے کیونکہ اسلام ایک یونیورسل، عالمی مذہب ہے۔ پھر اس جماعت کا صرف ایک امام ہو۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں آج کوئی اور فرقہ "جماعت" کی تعریف میں نہیں آتا۔ صرف جماعت احمدیہ ہی وہ "جماعت" ہے اور اس وقت میں اس جماعت کا امام ہوں۔ ہم ۱۵۰ سے زائد ممالک میں مستحکم ہیں۔ ہمارا عالمی نظام ہے اور خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر سب اکٹھے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بوزنین امام صرف بوزنین کے امام ہیں۔ البانین صرف البانین کے۔ نانجیرین صرف نانجیرین کے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن صرف احمدیت ایک جماعت ہے جو اسلام اور بانی اسلام کے نام کے تابع ایک امام کے ہاتھ پر اکٹھی ہے۔ خدا کے فضل سے میں اس واحد اتھارٹی کی نمائندگی میں آپ سے مخاطب ہوں اور بوزنین، جرمن، ترک، البانین، امریکن، کینیڈین، فیجین، غرضیکہ مشرقی و مغربی تمام ممالک کے احمدی خلافت کے تحت اکٹھے ہیں۔ اسے پہچانو۔ اگر نہیں پہچانو گے تو میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حکم کو نظر انداز کرنے کے مرتکب ہو رہے ہونگے۔ اب فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔

یہ دلچسپ مجلس سوال و جواب قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے آخر پر دستی بیعت ہوئی جس میں کئی نئے افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ رات قریباً پونے گیارہ بجے قافلہ واپس ہمبرگ پہنچا۔

☆ ☆

۲۱ مئی کو صبح ۹ بجے سے ظہر کی نماز تک حضور ایدہ اللہ پرائیویٹ فیملی ملاقاتوں میں مصروف رہے اور ۸۰ سے زائد خاندانوں نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ شام ساڑھے پانچ بجے ایم ٹی اے کی لجنہ کی ٹیم نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔

مسجد بیت الرشید سے ملحقہ وسیع ہال میں عرب، فرنچ اور ترکی بولنے والے افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ مجلس ساڑھے چھ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ ایک سوال یہ کیا گیا کہ احمدی (حضرت) مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی کیوں مانتے ہیں جبکہ دنیا کی اکثریت انہیں مہدی تسلیم نہیں کرتی؟ حضور ایدہ اللہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کا جواب کئی طریق پر دیا جا سکتا ہے۔ اول تو یہ کہ اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیش گوئیوں کا مطالعہ کریں اور یہ دیکھیں کہ کیا امام مہدی کے متعلق آپؐ کی پیش خبریاں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں پوری ہوتی نظر آتی ہیں یا نہیں۔ لیکن آپ کے سوال کا انداز یہ بنتا ہے کہ جب دنیا کی اکثریت انہیں مہدی تسلیم نہیں کرتی تو احمدی کیوں کرتے ہیں۔؟ آپ کی یہ دلیل کوئی وزن نہیں رکھتی کیونکہ اگر کوئی یہ کہے کہ چونکہ ساری دنیا یا اس کے اکثر حصہ نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کا انکار کیا ہے تو آپ کیوں ان پر ایمان رکھتے ہیں تو کیا اس کی یہ دلیل قابل قبول ہوگی؟ اگر یہ دلیل قابل قبول ہو تو محمدؐ رسول اللہ، اللہ کے رسول نہیں ہونگے، نعوذباللہ۔ حضور نے فرمایا کہ ظاہر ہے کہ آپ کی یہ منطق کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کے برعکس میں آپ کو بتاتا ہوں کہ بانی سلسلہ احمدیہ سچے مسیح و مہدی کیوں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ امام مہدی کی بعثت کے متعلق تمام پیش گوئیوں کا مطالعہ کریں تو وہ آپ کے لئے بجائے آسانی کے مشکل پیدا کر دیں گی۔ لیکن اگر امتیازی حیثیت کی پیش گوئی دیکھی جائے تو اس کی رو سے مہدی موعود کی پہچان آسانی سے اور ممتاز طور پر ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ نے خسوف و کسوف کے نشانات سے متعلق حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث بتاتی ہے کہ مہدی بہت ہونگے مگر ایک مہدی ایسا ہوگا جسے آپ خاص طور پر اپنا قرار دیتے ہیں اور اس کے لئے ایسے نشان کا ذکر فرماتے ہیں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور کوئی انسان طاقت نہیں رکھتا کہ خود اپنی کوششوں سے ایسا نشان اپنے حق میں دکھا سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے حدیث کے معانی و مطالب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ کے یہ مبارک الفاظ بہت پرحکمت ہیں اور اس حدیث میں چاند اور سورج گرہن کے متعلق بعض مخصوص شرائط کا بیان ہے مثلاً یہ کہ دونوں ایک ہی مہینہ میں ہونگے۔ وہ مہینہ رمضان کا ہوگا۔ یہ نشان معین دنوں میں ظاہر ہوگا۔ اس نشان کے ظہور سے پہلے مدعیٔ مہدویت کا ہونا ضروری ہے اور دعویٰ نشان سے پہلے ہونا چاہئے۔ ورنہ نشان کے ظہور کے بعد تو کوئی بھی دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ نشان میرے لئے ظاہر ہوا ہے۔ پھر ایک اور بات یہ ہے کہ چاند سورج گرہن ایک ہی افق پر ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو اس جماعت کی بنیاد رکھی۔ آپ سے مخالف لوگ ان نشانات کا مطالبہ کرتے تھے۔ ۱۸۹۴ء میں رمضان کے مہینہ میں چاند کی ۱۳ تاریخ کو جو اس کے خسوف کی راتوں میں سے پہلی رات ہے اور سورج کی ۲۸ تاریخ کو جو اس کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن ہے پیش گوئی کے عین مطابق یہ نشان آسمان پر ظاہر ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس نشان کے ظہور کے وقت مسجد مبارک قادیان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کی کیفیات کا بہت دلکش نظارہ بھی کھینچا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سوا کبھی کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ چاند سورج گرہن کا یہ مذکورہ نشان اس کے لئے ظاہر ہوا ہے۔ اب آپ خود سوچ لیں کہ اس نشان کے ظہور کا علم ہو جانے کے بعد جو مہدی موعود کی صداقت پر گواہ ہیں آپ بصورت انکار خدا کے حضور کیا جواب دیں گے؟

ایک سوال آخری زمانہ میں مسیح ابن مریم کے نزول اور ان کے قتل دجال، قتل خنزیر اور کسر صلیب کرنے کے متعلق بھی کیا گیا۔ اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے پہلے غیر احمدی مسلمانوں میں رائج دجال، خردجال، قتل خنزیر اور کسر صلیب سے متعلق ان کے لغو نظریات کو پیش فرمایا اور پھر احمدی نقطہ نگاہ سے ان امور کی وضاحت فرمائی جو انسانی عقل اور دل کو مطمئن کرنے والی ہے۔ نیز امت کے ۷۲ فرقوں میں منقسم ہونے کے متعلق بھی ایک سوال کیا گیا جس کا حضور ایدہ اللہ نے تفصیلی جواب عطا فرمایا۔

ایک دوست نے پوچھا کہ مستقبل میں صحیح اسلامی حکومت کا نظام کس قسم کا ہوگا؟ حضور نے فرمایا کہ اس کا ایک اصولی جواب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ "اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل" کہ جب تم حاکم بنو تو عدل سے حکومت کرو۔ حضور نے فرمایا کہ اگر احمدی حکومت بنائیں تو وہ اس آیت پر بنا رکھ کر بنائیں گے۔ یہ اسلامی حکومت ہوگی اور انشاء اللہ احمدی وہ حکومت بنائیں گے۔ یہ دلچسپ مجلس بھی قریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ حضور ایدہ اللہ کے جوابات کا عربی ترجمہ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے کیا۔ اس کے علاوہ فرنچ اور ترکی زبان میں بھی رواں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

اس مجلس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ہمراہ قریباً پونے نو بجے ہمبرگ سے فرینکفورٹ کے لئے روانہ ہوئے اور رات سوا ایک بجے مسجد نور فرینکفورٹ پہنچے۔

☆ ☆

۲۲ مئی کو مسجد نور فرینکفورٹ میں انفرادی فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ صبح نو بجے سے ایک بجے تک اور پھر شام پانچ بجے سے سات بجے تک جاری رہا۔ شام ۷.۱۵ بجے مسجد نور سے نیڈرش باخ کے جماعت کے مرکز کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں تقریباً پونے آٹھ بجے شام بچوں کے ساتھ ایک کلاس حضور ایدہ اللہ نے لی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ کے بعد مختلف بچوں اور بچیوں نے اردو، عربی اور جرمن زبانوں میں نظمیں پڑھیں۔ حضور ایدہ اللہ ساتھ ساتھ بعض بچوں کے غلط تلفظ کی اصلاح بھی فرماتے رہے۔ بعض نظموں کے حوالہ سے یہ بھی دریافت فرمایا کہ یہ نظمیں کس کی ہیں اور کس کو مخاطب کر کے لکھی گئی ہیں؟ حضور نے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ جب کوئی نظم وغیرہ یاد کریں تو اس کا مطلب بھی سیکھیں اور یہ بھی آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ یہ نظم کس کو مخاطب کر کے لکھی گئی ہے۔ حضور نے بچوں سے تاریخ احمدیت سے متعلقہ بعض سوال بھی دریافت فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کو اسلام کی تاریخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر تاریخ کی بنیادی باتیں معلوم ہونی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہفتہ میں ایک دفعہ یہاں جرمن کلاس لگایا کریں۔ پھر ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ ہو جائے۔ کبھی امیر صاحب، کبھی کوئی مولوی صاحب اور کبھی کوئی اور یہ کلاس لے تا کہ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں مختلف باتیں بچوں کو سمجھا کر یاد کرائے۔ ان کے سپرد معین مضامین کر دیئے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ کلاس میں دلچسپی کو قائم رکھا جائے۔ خشک اور بور کلاس نہ ہو۔ کچھ باتیں بتائیں پھر ان سے پوچھیں اور ہلکی پھلکی دلچسپی کی باتیں کریں۔

☆ ☆

اس دلچسپ کلاس کے بعد حضور ایدہ اللہ سے احمدی نوجوان بچوں اور بچیوں کی ایک ٹیم نے ملاقات کی جو ایم ٹی اے کے سلسلہ میں مختلف پروگراموں کے جرمن زبان میں ترجمہ اور ویڈیو کیسٹس پر ان کی Dubbing وغیرہ کا کام کر رہے ہیں۔ اس ٹیم کے منتظم مکرم طاہر احمد صاحب نے بتایا کہ یہ ٹیم خطبات حضور، ترجمۃ القرآن کلاس، ہومیو پیتھی کلاس اور زبانوں کی کلاسز کے تراجم کر رہی ہے۔ اس وقت تک ۵۵ ہومیو کلاسز، ۴۶ ترجمۃ القرآن کلاسز، ۳۸ زبانوں کی کلاسز اور ۵۰ سے زائد خطبات کے تراجم ہو چکے ہیں۔ اس ٹیم میں ایسے افراد بھی ہیں جو جرمن زبان پر تو اتنا عبور نہیں رکھتے لیکن اردو پر انہیں عبور ہے۔ پھر ایسے بھی ہیں جو بہت اچھی جرمن جانتے ہیں۔ پھر ان میں ڈبنگ کرنے والے بھی ہیں۔ غرضیکہ مختلف پہلوؤں سے ممبران کو اس ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ اس میٹنگ کا مقصد یہ تھا کہ ممبران براہ راست حضور ایدہ اللہ سے ترجمہ کے کام کے سلسلہ میں رہنمائی حاصل کر سکیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ٹیم کے کام کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اچھا کام سنبھالا ہے اور بڑی عمدگی کے ساتھ اسے منظم فرمایا ہے۔

کتابچہ "مرثیہ" کی فوٹو کاپی

اداریہ ص۲ میں اس مرثیہ کے جن اشعار کے حوالہ جات دئے گئے ہیں ان کی فوٹو کاپی ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا محمود حسن "خلیفہ برحق" مولوی رشید احمد گنگوہی جن کو حضرت علی کی توہین کرتے ہوئے "خاتم الاولیاء" لکھا ہے کے اس مرثیہ میں انہیں "بانی اسلام کا ثانی" اور گنگوہ کو کعبہ سے افضل قرار دے کر دیوبندیوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ کی توہین کی ہے۔ یہاں تک کہ گنگوہی کی وفات کو رسول پاک صلعم کی وفات قرار دے کر گنگوہی کو رسول پاک کے برابر قرار دیا معاذ اللہ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر العلماء والمشائخ

حضرت عالی ماوائے جہاں مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولانا

رشید احمد صاحب گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ

کی وفات حسرت آیات پر

مرثیہ

چکیدۂ قلم فیض رقم علامۂ فروع واصول جامع معقول ومنقول

حضرت مولانا محمود حسن صاحب خلیفۂ برحق حضرت

[illegible] رحمتہ اللہ علیہ

حسب الارشاد عالی جناب مولانا مولوی محمد یحییٰ صاحب تاجر کتب

دیوبند ضلع سہارنپور

در مطبع بلالی ساڈھورہ ضلع انبالہ حلیہ طبع پوشید

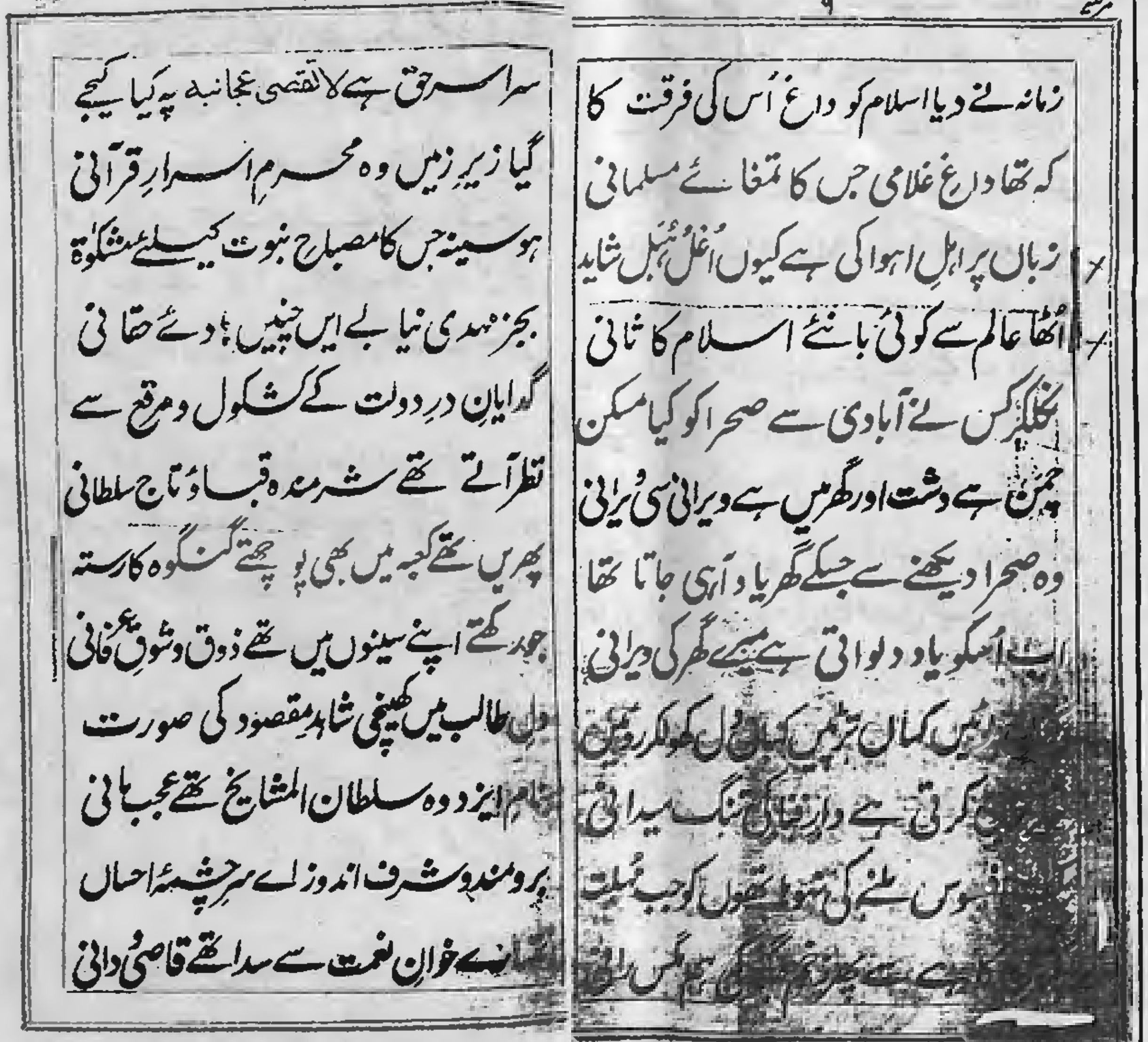

مرثیہ ۶

زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اُس کی فرقت کا
کہ تھا داغ غلامی جس کا تمغائے مسلمانی
زباں پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہُبَل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانئے اسلام کا ثانی
نکل کر کس نے آبادی سے صحرا کو کیا مسکن
چمن ہے دشت اور گھر میں ہے ویرانی سی ویرانی
وہ صحرا دیکھنے سے جسکے گھر یاد آہی جاتا تھا
اب اسکو یاد دلواتی ہے میرے گھر کی ویرانی
[illegible]

۱۳ مرثیہ

سراسر حق ہے لاتقضی عجائبہ پہ کیا کیجے
گیا زیر زمیں وہ محرم اسرار قرآنی
ہو سینہ جس کا مصباح نبوت کیلئے مشکوٰۃ
بجز مہدی نیابے ایسی چنیں ہادئے حقانی
گدایان در دولت کے کشکول و مرقع سے
نظر آتے تھے شرمندہ قبا و تاج سلطانی
پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی
دل طالب میں کھینچی شاہد مقصود کی صورت
[illegible] ایزد وہ سلطان المشائخ تھے عجب بانی
[illegible] برومندو شرف اندوز لے سرچشمۂ احساں
[illegible] خوان نعمت سے سدا تھے قاصی و دانی

AUTO TRADERS
16 بینگولین کلکتہ - 700001
فون نمبرز۔
2430794 · 2481652 · 2485222

طالبان دعا:۔
آٹو ٹریڈرز

حضور ایدہ اللہ نے مکرم حلمی الشافعی صاحب مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں بات کرتا تھا تو وہ سنتے وقت بھی خود ان کیفیات سے گزرتے تھے اور پھر ترجمہ کرتے وقت ان کیفیات کو بیان کرتے تھے اور مضمون سے وفا کرتے تھے۔ پھر جب انسان کی زبان اعلیٰ درجہ کی ہو تو وہ لفظوں کے بھی قریب رہتا ہے۔ اگر محاوروں کو لفظی طور پر دوسری زبان میں ترجمہ کریں گے تو مشکل ہوگی اور ہو سکتا ہے بالکل غلط مفہوم آپ پیدا کر دیں سوائے اس کے کہ اس دوسری زبان میں جس میں آپ ترجمہ کر رہے ہیں اس مضمون کو بیان کرنے والے محاورہ کو استعمال کیا جائے مثلاً "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا"۔ ایک محاورہ ہے۔ اس کا لفظی ترجمہ کریں گے تو ایک تماشا بن جائے گا لیکن انگریزی میں مثلاً اگر آپ Out of the frying pan into the fire کہیں گے تو یہ اس مضمون کو ادا کر دے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ترجمہ میں ہماری وفا کسی زبان کے لفظوں سے نہیں بلکہ اس کے معانی اور اس کے جذبات اور اس کے اندر جو طاقت ہے اس کے ساتھ ہونی چاہئے کہ مضمون میں ذرا بھی فرق نہ پڑے۔ اگر زبان کی خاطر آپ نے مضمون کو بدل دیا تو آپ ترجمہ کے اہل ہی نہیں رہتے۔

حضور ایدہ اللہ نے ٹی وی پر پیش کئے جانے والے پروگراموں کے ترجمہ کی ڈبنگ کے کام کے سلسلہ میں بھی تفصیل سے سمجھا کر مختلف امور کی وضاحت فرمائی اور زبانیں سکھانے کے پروگرام کے متعلق بھی بتایا کہ اردو کلاس کے ترجمہ کے وقت کن امور کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور مزید اسی طریق پر براہ راست جرمن زبان سکھانے کے پروگرام تیار کرنے کے متعلق بھی ضروری ہدایات سے نوازا۔

حضور نے فرمایا کہ میرے ذہن میں جو نقشہ ہے وہ یہ ہے کہ ہم ساری دنیا میں زبانوں کا ایک ایسا انسٹی ٹیوٹ قائم کر دیں جس کی کوئی مثال نہ ہو۔ دنیا میں ہر جگہ بڑی بڑی جماعتیں تمام زبانوں کی کلاسز مسلسل ریکارڈ کریں تاکہ وہاں ہر زبان کے سیکھنے کی سہولت مہیا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ میرے ذہن میں یہ پروگرام ہے کہ بالآخر ہمارا یہ زبانوں کا انسٹی ٹیوٹ سو زبانوں تک پھیل جائے۔ حضور نے انہیں نصیحت فرمائی کہ اپنے ساتھ ٹیم کے ممبران کو بڑھاتے رہیں۔ [دنیا کے مختلف ممالک میں تراجم اور ڈبنگ کا کام کرنے والے افراد اور ٹیموں کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کی اس میٹنگ میں بیان فرمودہ ہدایات کو گہرے غور اور توجہ سے سنیں اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اس میٹنگ کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے پر نشر کی جائے گی]۔

☆ ☆ ☆

۲۳ مئی ۱۹۹۶ء کو بھی صبح ۹ بجے تا ۱.۳۰ بجے خاندانوں نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ شام ساڑھے چار بجے حضور ایدہ اللہ مسجد نور سے مقام اجتماع بادکروزناخ کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں پہنچتے ہی ۵.۴۳ پر ۷ سے ۱۵ سال تک کی عمر تک کے بچوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب میں ان کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ یہ مجلس دو گھنٹے تک جاری رہی۔ بچوں نے اپنے معصومانہ انداز میں لیکن بہت شستہ اور سلجھے ہوئے سوالات کئے جن کے حضور ایدہ اللہ نے آسان زبان میں سمجھا کر جوابات دئے۔ چند سوالات یہ تھے:

☆ کیا شیطان کو جن بھی کہہ سکتے ہیں؟ ☆ کیا آنحضرتؐ سے پہلے انبیاء کے بھی خلفاء ہوتے تھے؟ ☆ اللہ تعالیٰ کیسے وجود میں آیا؟ ☆ کیا قرآن مجید میں ایسا کوئی ذکر موجود ہے کہ دوسرے سیاروں پر بھی مخلوقات آباد ہیں؟ ☆ دوسرے سیاروں پر آبادی کیوں نہیں؟ ☆ میں نے سنا ہے کہ جب آنحضرتؐ چھوٹے تھے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھیلتے تھے تو ایک دفعہ ایک فرشتہ آیا۔ اس نے آپ کا سینہ چیر کر دل نکال کر اس کی جگہ ایک نورانی دل لگا دیا تھا۔ اس واقعہ کی حقیقت کیا ہے؟ ☆ حضرت عیسیٰؑ کو یہود نے صلیب پر کیوں چڑھایا تھا؟ ☆ عورتیں اذان کیوں نہیں دے سکتیں؟ ☆ ہم سالگرہ کیوں نہیں مناتے؟ ☆ ہم روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ ☆ حادثہ کی صورت میں خون کی ضرورت پڑتی ہے۔ غیر مسلم جو سور کھاتے ہیں ان کے جسم کا خون سور کھانے سے بھی بنتا ہے تو کیا ان کا خون لیا جا سکتا ہے؟ ☆ انگلستان میں گائے کا گوشت کھانا منع ہے تو اس کا دودھ پینا کیوں جائز ہے؟ ☆ عیسائی کرسمس کیوں مناتے ہیں اور ہم کیوں نہیں منا سکتے؟ ☆ ہم احمدی مرد زیور کیوں نہیں پہن سکتے؟ ☆ ہم میوزک سن سکتے ہیں یا نہیں؟ ☆ ہم کارٹون کیوں نہیں دیکھ سکتے؟ ☆ مرد یا لڑکے لمبے بال کیوں نہیں رکھ سکتے؟ ☆ عید کی نماز میں اللہ اکبر کہنے کے بعد ہاتھ کیوں چھوڑ دیتے ہیں؟ ☆ اگر نماز پڑھتے ہوئے کوئی بے ہوش ہو جائے یا گر جائے یا کوئی اور خطرہ ہو تو کیا نماز توڑ کر اس شخص کی مدد کرنی چاہئے یا نماز جاری رکھنی چاہئے؟ ☆ فلمیں اور ڈرامے دیکھنا ہم احمدیوں کے لئے مناسب ہے یا نہیں؟ ☆ اللہ نے سب لوگوں کو پیدا کیا ہے ہندو عیسائی وغیرہ تو یہ سب لوگ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ ☆ شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے تو اسے جب دوزخ میں ڈالا جائے گا تو کیا دوزخ کی آگ اس پر اثر کرے گی؟ ☆ کیا انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتا ہے؟ ☆ صرف فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کیوں کہتے ہیں؟ ☆ فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں اونچی آواز سے قرآن کی قراءت کی جاتی ہے جبکہ دوسری نمازوں میں نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ☆ کیا صرف کلمہ پڑھنے سے ہی انسان مسلمان ہو جاتا ہے؟ ☆ سورہ فاتحہ کے بعد نماز میں دوسری سورت کی تلاوت کرنے سے پہلے بسم اللہ اونچی آواز میں کیوں نہیں پڑھتے؟ ☆ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کیوں فرض کیں؟ ☆ ڈسکو کلب میں ڈانس کرنا کیوں منع ہے؟ ☆ قادیان کس نے بنایا؟ ☆ خدا نے اتنے مذاہب بنائے ہیں جب ایک ہی مذہب نے جنت میں جانا ہے تو باقی سب مذاہب بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ وغیرہ۔

نمونہ کے طور پر اوپر بیان کردہ سوالات سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ مجلس سوال و جواب کس قدر دلچسپ اور مفید اور معلوماتی ہوگی۔ احباب کو چاہئے کہ جب یہ پروگرام ٹی وی پر دکھایا جائے تو اسے خود بھی غور سے سنیں اور اپنے بچوں کو بھی ساتھ بٹھا کر ضرور یہ اہم اور دلچسپ مجلس سوال و جواب دیکھیں اور اس سے بھرپور استفادہ کریں۔

(رپورٹ: ابولبیب)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N.61/57

☎ - 01872-20757 | FAX-01872-20105

THE WEEKLY **BADR** QADIAN 143516

DIST GURDASPUR PUNJAB (INDIA) POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP _ 23

VOL - 45 THURSDAY, 11 TH JULY 1996 ISSUE NO - 28

جماعتِ احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کے اکیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

سینی گال اور گنی بساؤ کے آٹھ ممبران پارلیمنٹ کی شمولیت

(رپورٹ مظفر احمد خالد آف گیمبیا) :-

[گیمبیا]: خدا تعالیٰ نے حسب معمول امسال بھی اپنے خاص فضل و کرم سے جماعت ہائے احمدیہ گیمبیا کو اپنا ۲۱ واں جلسہ سالانہ بمقام نصرت ہائی سکول گریٹ بانجل (Great Banjul) منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے گیمبیا کے کثیر تعداد احباب کے علاوہ قریبی ممالک، سینیگال اور گنی بساؤ سے بھی احمدی احباب جماعت وفود کی صورت میں تشریف لائے۔ غیر از جماعت کے عام طبقہ کے علاوہ حکومتی سطح پر بھی معزز مہمانان کرام نے اس مبارک پروگرام میں شرکت کی۔ گنی بساؤ سے آمدہ وفد میں ایک احمدی ممبر پارلیمنٹ اور سینیگال کے وفد میں سات ممبران پارلیمنٹ، ایک کرنل اور ایک انجینئر بھی شامل تھے۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام پہلے دن ایک اجلاس. دوسرے دن تین اجلاسوں اور تیسرے دن نماز فجر و درس حدیث پر مشتمل تھا۔ جلسہ کا سارا پروگرام انگریزی زبان میں ہوا جس کا ترجمہ دو مقامی زبانوں Mandinka اور Wolof میں کیا جاتا رہا۔ پنڈال میں دوسری نمازوں کی با جماعت ادائیگی کے ساتھ نماز تہجد با جماعت کا اہتمام بھی رہا۔

جلسہ سالانہ سے تین ہفتے قبل تین اہم زبانوں عربی. انگریزی اور فرانسیسی میں جلسہ کے پوسٹرز پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوائے گئے اور سارے ملک گیمبیا، گنی بساؤ اور سینیگال میں اہم مقامات پر احمدی خدام و انصار نے دورے کر کے چسپاں کئے۔ علاوہ ازیں انفرادی دعوتی کارڈز غیر از جماعت احباب کے گھروں تک جا کر تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ سے قبل اور دوران جلسہ ملکی اخبارات اور ریڈیو پر جلسہ کے انعقاد کی خبریں آتی رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی پیغام سامعین کو اردو انگریزی اور مقامی دونوں زبانوں میں پڑھ کر سنایا گیا۔ مختلف اجلاسات میں سلسلہ کے علماء و دیگر معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔

☆☆

سینی گال اور گنی بساؤ کے ممبران پارلیمنٹ کی خدمت میں عشائیہ

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ گیمبیا ۱۹۹۶ء کے موقعہ پر قریبی ممالک سینی گال اور گنی بساؤ سے آنے والے ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکاری و اعلیٰ سطح کے عہدیداران کی خدمت میں جماعت احمدیہ گیمبیا نے جلسہ کی دوسری شب مورخہ ۱۳؍ اپریل ۱۹۹۶ء کو ایک عشائیہ پیش کیا۔ یہ بہت ہی خوش کن بات ہے کہ جملہ مہمانان کرام میں سے اکثر دوران سال بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ سوائے ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ کے جو تاحال عیسائیت سے ہی تعلق رکھتی ہیں مگر احمدیت کے کافی قریب آچکی ہیں۔

اس موقعہ پر مکرم منور احمد صاحب خورشید. امیر و مبلغ انچارج نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام کے تابع ایک خاندان کے افراد کی مانند اکٹھے ہوئے ہیں۔ جس طرح خاندان کے ہر فرد کو دوسرے سے متعارف ہونا لازمی ہے۔ اسی طرح اس روحانی خاندان کے افراد کو بھی ایک دوسرے سے جان پہچان رکھنا ضروری ہے۔ اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ تمام مہمانان گرامی باری باری کھڑے ہو کر مختصراً مگر جامع رنگ میں اپنا نام. عہدہ اور جائے مقام بتا کر دوسروں سے اپنا تعارف کروائیں۔ اس پر یہ تعارفی سلسلہ چل پڑا جو بہت ہی خوش کن مسرت کا پہلو اپنے اندر رکھتا تھا۔ نئے احمدیوں کے اور پرانے احمدیوں کے دل ایک دوسرے سے مل کر اور متعارف ہو کر خوشی سے جھوم رہے تھے اور عجیب راحت کا سماں تھا جس کا اظہار قلم سے ناممکن ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے آنے والے مہمانوں کو احمدیت میں شامل ہونے اور جلسہ سالانہ پر آنے اور شرکت کرنے کے بارے میں تاثرات پیش کرنے کی درخواست کی۔ جس کے جواب میں Mr. Omar Joof, Mrs. Hawa Joob. - Mr. Jake اور Mr. Baba Kandey Jang . ممبر آف پارلیمنٹ نے یکے بعد دیگرے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ اس جلسہ میں شمولیت سے انہیں باہمی محبت اور اخوت کے نمونے دیکھ کر ایمان کو مزید تقویت ملی ہے اور جذبہ مہمان نوازی اور جماعتی نظام کی اطاعت کی ایک انمول مثال دیکھنے میں آئی ہے جو کسی دوسری مجلس، قوم یا پروگرام میں کبھی مشاہدہ نہیں کی گئی۔

آخری تقریر میں Mr. Jake Jang نے دوسرے جذبات تہنیت کے علاوہ خصوصیت سے جلسہ سالانہ یو۔ کے۔ میں شمولیت کے دوران بعض ایمان افروز پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ نے جو اس موقعہ پر محبت و پیار اور شفقت کا سلوک فرمایا تھا اس کی یاد کبھی دل سے محو نہیں ہوتی۔ حضور انور کی شخصیت میں خدا تعالیٰ نے ایک عجیب روحانی کشش رکھی ہے جس سے دوسری دنیا محروم ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حاضرین کی خدمت میں دعا کی غرض سے اس تمنا کا اظہار کیا کہ خدا تعالیٰ وہ وقت جلد لائے جب ہم سینی گال میں اسی طرح احمدیت کا جلسہ سالانہ منعقد کریں اور آپ لوگوں کو بطور مہمان دعوت دیں۔ جس طرح آپ ہماری مہمان نوازی کر رہے ہیں وہاں پر ہم میزبان ہوں اور آپ کی مہمان نوازی کا حق ادا کر رہے ہوں۔

مہمانان کرام کی تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنے آخری خطاب میں مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کی اور فرمایا کہ ایک وقت وہ تھا کہ ابتدائی کانی کوشش کے بعد جب ایک Alkali (نمبردار) سینی گال میں پہلی مرتبہ احمدی ہوئے تو ہم سب کو بہت خوشی ہوئی تھی۔ دلوں کی عجیب کیفیت تھی جو چہروں پر اور گفتگو میں ہمہ وقت آشکار ہوتی رہتی تھی۔ اور آج اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئیوں کے مطابق اتنے ممبران پارلیمنٹ احمدیت کی گود میں آکر اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ سینی گال میں اس قدر تیزی سے احمدیت کی ترقی اور پھیلاؤ کسی کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے "یوضع لہ القبول" کے مطابق آسمان سے چلنے والی قبولیت کی وہ ہوا ہے جس کے اشارات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان پر Dakar, Dakar کے الفاظ میں خدا تعالیٰ نے جاری فرمائے تھے۔ آج اسی پیش گوئی کے الفاظ پورے ہو رہے ہیں اور ممبران پارلیمنٹ ہمارے سامنے اس کا ایک زندہ ثبوت بیٹھے ہیں اور یہ ترقی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خلافت احمدیہ کا خدا تعالیٰ سے ایک زندہ اور مضبوط تعلق ہے۔ اس لئے احمدیت کی اور ہم سب کی روحانی زندگی اور ترقیات کا انحصار بھی خلافت سے وابستگی پر ہی ہے۔ اس کے بعد امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں شامل ہونے والے احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن)

شکریہ۔ خط کیلئے!

★— کینیڈا سے شاد بلگوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"بدر میں شائع شدہ "روداد وطن" پر کیا گیا آپ کا تبصرہ موصول ہوا آپ نے میرے جذبات کو حقیقتاً سمجھا ہے اور دل کی گہرائی سے جو آواز نکلی ہے قلمبند کی ہے ؏

دل کی گہرائی سے نکلی بات رکھتی ہے اثر

آپ کی قدر شناسی اور ذرہ نوازی کا شکریہ!"

●— شاد صاحب! جماعت احمدیہ انسان دوستی کا درس دیتی ہے اس لئے ہم محبّ انسان و انسانیت کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خط کیلئے ایک بار پھر شکریہ آپ کی نظم مل گئی ہے انشاء اللہ مناسب وقت پر شائع کی جائے گی۔

★— اوم پرکاش سونی جرنلسٹ امرتسر سے لکھتے ہیں:۔

"بدر میں اداریہ بعنوان — "دیوبندی چالوں سے بچئے!" خوب تر ہے مدلل و مسکت جواب ہے حقیقت یہ ہے کہ احمدی مسلمانوں نے اسلام کی جتنی خدمت کی ہے اتنی شاید کسی فرقے نے نہ کی ہو احمدی مسلمان فطرتاً امن پسند، ذہین، صابر اور منکسر المزاج ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی کے واقعات بڑے دلسوز اور سبق آموز ہیں۔ کاش یہ لوگ اعتراض کرنے سے پہلے حضرت مرزا صاحب کی تعلیمات کا مطالعہ تو کر لیا کریں۔"

●— سونی جی! انہوں نے تو کیا ان کے باپ دادوں نے بھی کبھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی پوری کتابیں نہیں پڑھیں یہ تو صرف سنی سنائی باتوں پر ہی نقل کر کے اعتراض کرتے چلے آرہے ہیں۔ مولوی صرف اسی بات کی فکر میں مخالفت کرتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کو لوگوں نے مان لیا تو ان کا حلوا مانڈا نکاح۔ شادی اور جنازہ وغیرہ کی اُن کی اُجرتیں اور تعویذ گنڈوں کی حرام کی کمائیاں بند ہو جائیں گی۔ بس ان کے یہ اعتراضات علمی اعتراضات نہیں ہیں ورنہ یہ لوگ احمدیت کے مقابلہ میں بات بات پر جھوٹ کیوں بولتے۔ بہر حال بھرپور تبصرہ کیلئے ہم آپ کے بے حد ممنون ہیں۔

معاند احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے